افضلیت حضرت صدیق اکبر کی نہی ہو گا جیسے متواترات بھی ظنی ہو گی بلکہ خلافت سب کے نزدیک
قطعی ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ قول حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب متواتر ہونے
کے یا اجماع صحابہ سے بسبب خلاف بعض کے اگر افضلیت صدیق اکبر کی ظنی ہو جاوے لیکن
بسبب متواتر ہونیکے کہ کچھ اوپر اسی راوی ناقل ہین قطعی ہی یہ بات کہ جناب علی مرتضی کا یہی
اقرار اور اعتقاد تھا کہ ابو بکر صدیق مجھسے اور سب امت سے افضل ہین پس جنکے نزدیک جناب
مرتضوی معصوم ہین لامحالہ افضلیت ابو بکر صدیق کی قطعی ہو گئی اور جنکے نزدیک غیر معصوم ہین
اونکے نزدیک یہ امر قطعی ہوا کہ خود جناب مرتضوی تفضیلیون مین نہین ہین اور مفضلین اونکے
اونکے اعتقاد کے مخالف ہین کہ مدعی سست و گواہ چست اور زیادہ تفصیل صواعق محرقہ وغیرہ
مین ہی **قولہ** اور جیسا کہ صحیح حدیثین اس بات پر ہین ویسا ہی صحیح روایت ابن ابی شیبہ سے اوس
بات پر ہی اور یہ صاحب تاویل بھی قائل ہی اوسکی صحت کا جو رسالہ برہان مذکور مین مذکور ہی **جواب**
اوسکا جواب قبل چند ورق کے گذرچکا **قولہ** ولیکن ترجیح باعتبار کثرت ادلہ کے نہین جائز ہی
جواب اس مسئلے مین اختلاف ہی ایمہ دین کا امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک
جو خبر کہ حد شہرت اور تواتر کو نہ پونہچی ہو اوسکی ترجیح دوسری اوسی نوع کی خبر پر بکثرت ادلہ اور رواۃ
کے صحیح نہین ہی جیسا کہ شہادت مین صحیح نہین ہی اور امام محمد اور امام شافعی اور امام مالک اور امام
احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک صحیح ہی اور ہر ایک کے دلائل مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول مین مذکور ہین
مگر یہ سب باتین اوسوقت بن آتی ہین کہ دونون دلیلین ایک قسم اور ایک مرتبے کی ہووین مثلاً
ایک مضمون کی ایک حدیث ہی اور اوسی قسم کی اوسکے مخالف المضمون چند حدیثین ہین یا پہلی
کے تھوڑے راوی ہین اور دوسری کے بہت اس صورت مین شیخین کے نزدیک کثرت سے ترجیح
نہین ہو سکتی ہی اور جمہور کے نزدیک ہو سکتی ہی اور اگر دو دلیلین مختلف المرتبہ ہین تو بلا خلاف
اعلی مرتبے والی کو اگرچہ تنہا ہو ادنی مرتبے والی پر ترجیح دینگے چہ جائیکہ وہ اعلی مؤید بکثرت
ہووے وہان ترجیح مین کیا کلام ہی چنانچہ آیت کو حدیث پر ترجیح دیوینگے اور آیات مین ظاہر کے
نص کو اور نص پر مفسر کو اور مفسر پر محکم کو ترجیح دیتے ہین اور احادیث مین متواتر کو مشہور پر
اور مشہور کو خبر احاد پر ترجیح دیتے ہین اور اخبار احاد مین باعتبار متن اور سند کے بہت سے

اسباب ترجیح ہین یہان تک کہ اختلافی اور اتفاقی ملا کر بعضون نے پچاس تک اور بعضون نے سو تک
پونہچائے ہین اور حدیث رسول اللہ کی قول صحابی پر بلا شبہہ ترجیح رکھتی ہی اور جہان حدیث نہو
تو قول صحابی کا اگر عقلی ہو ملحق بقیاس کیا جاتا ہی اور اگر عقلی نہو ملحق بسنت کیا جاتا ہی اور اجماع صحابہ
کا صراحتہً کہ جسمین سب زبان سے قبول کرین مانند آیت اور حدیث متواتر کے ہی کہ منکر اوسکا کافر ہو جاتا ہی
اور جسمین بعضے سکوت کرین اگرچہ ہمارے نزدیک قطعی ہی لیکن منکر اوسکا کافر نہین ہوتا ہی اور غیر صحابہ کا
اجماع جس بات مین کہ صحابہ کا اختلاف معلوم نہین ہی بمنزلہ خبر مشہور کے ہی کہ افادہ اطمینان کا کرتا ہی نہ یقین کا
اور جس بات مین کہ صحابہ مثلاً دو قول پر مختلف تھے اور بعد والون نے اونمین سے ایک پر اجماع کیا وہ
اجماع بمنزلہ خبر واحد صحیح کے ہوتا ہی کہ واجب العمل ہی نہ موجب العلم اور مقدم ہی قیاس پر اور اگر ان دو قول کے
سوا بعد والے تیسرا اپنا قول نکالین تو باطل ہی اسلیے کہ اون دو قول پر صحابہ کا اجماع مرکب تھا یہ خلاصہ ہی
تحقیق شرح حسامی اور نور الانوار اور شرح نخبۃ الفکر وغیرہ کا خلاصہ کلام یہ ہی کہ ہمارے دلائل ہین آیات
صریحہ اور احادیث صحیحہ اور اجماع جمہور صحابۂ کرام کا بلکہ تمام کا موافق رائے بعض کے افضلیت
امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پر اور اجماع مرکب صحابۂ کرام کا اوپر افضلیت ابو بکر و علی
رضی اللہ عنہما کے کہ ہر ایک دلیل اون دلائل سے بالاستقلال مثبت ہی ہمارے مدعا کی اور مبطل ہی
افضلیت مہدی کی اور تم لوگ اسکے مقابلے مین قول محمد بن سیرین تابعی کا لائے کہ اوسمین نام بھی
مہدی کا نہین ہی بلکہ مطلق لفظ خلیفہ کا ہی کہ محتمل ہی مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو یہان تمہاری
دلیل ہماری دلیل کے ہم رتبہ کہان ہی کہ قاعدۂ صدر جاری ہووے اور ہمکو کثرت ادلہ سے ترجیح
دینے کی کیا حاجت ہی بلکہ ہر ایک دلیل ہماری بسبب علو رتبہ کے تمہاری دلیل کے ابطال اور اسقاط
کے واسطے کافی ہی بلکہ اگر ہم کہین کہ تم محض بے دلیل ہو تو ہو سکتا ہی اسلیے کہ ادلہ شرع کے چار ہین کتاب
و سنت و اجماع و قیاس قول تابعی کا کچھ دلیل شرعی نہین ہی کہ اوس سے تم اتنا بڑا مطلب اعتقادی
ثابت کرتے ہو کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان قولہ اور جیسا کہ احتمال توجیہ و تاویل کا اوس
روایتون مین ہی ویسا ہی اس حدیث مین اقرب ہی آپ کہتے ہین ہم یہ حدیثین اور تاویل اونکی جو شاہ
عبد العزیز نے تفسیر مذکور مین مذکور ہین حدیث پر خبر دار کسیکو ابو بکرؓ پر مقدم نکرنا اسواسطے کہ وہ
افضل ہی ہم سب کا دنیا اور آخرت مین حدیث قسم ہی خدا کی کہ آفتاب طلوع و غروب نہین کیا کسی

بعد انبیا اور مرسلین کے کہ وہ بہتر ہوا ابوبکر سے حدیث آفتاب طلوع و غروب نہین کیا ہی بعد پیغمبرون
اور رسولون کے کسی پر کہ بہتر ہو ابوبکر سے حدیث حق تعالی نے میرے بعد اس سے بہتر کسیکو پیدا
نہین کیا اور اسکی شفاعت قیامت کے دن پیغمبرونکی شفاعت کے مانند ہوگی اب ظاہر ہی کہ ان سب حدیثون
کی دلالت اس بات پر ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہین ان لوگون سے جو موجود تھے اور جو ملنے
مین یا اوسکے آگے کیونکہ لفظ خطاب کا اول حدیث مین کہ وہ افضل ہی تم سب کا صاف دلالت کرتا ہی شق
اول پر فقط اور لفظ ماضی کا باقی حدیثون مین کہ آفتاب طلوع و غروب نہین کیا کسی پر اور کسی کو پیدا
نہین کیا صاف دلالت کرتا ہی دونون شقون پر اور سوائے ان حدیثون کے جو حدیث کہ اس مقدمے
مین ہی اس معنی کا احتمال رکھتی ہی جیسا کہ مشکوۃ شریف مین باب مناقب ابوبکر رضی اللہ عنہ مین صحیح بخاری
سے ہی کہ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہی کہ پوچھا مین میرے باپ کو کون آدمیون کا بہتر ہی بعد نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمائے کہ تھے ہم زمانے
مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہین برابر کرتے تھے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے کسی کو
اور روایت مین ابوداؤد کی یہ روایت اسطرح ہی کہ افضل امت نبی بعدہ ابوبکر ہین الحاصل فضیلت
جناب امیر المومنین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر کسی
دلیل صریح قطعی سے ثابت نہین ہو سکتی ہی جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر بعد نزول کے ثابت نہین
ہی اور باقی دلیلین اس مسئلے کی تفصیل وار رسالہ دوازدہ جواب مین حضرت علماء باللہ عبد الملک سجاوندی
عالم فرقہ مہدویہ
رحمۃ اللہ تعالی سے مذکور ہین جواب اون روایتون کی توجیہ و تاویل کا سبب و بر بکرات و مرات معلوم
ہو چکا اگر تاویل نکرتے تو بسبب مخالفت اقوی کے بالکل ساقط تھین اور چونکہ اعمال بہتر ہی اہمال سے
رعایۃ اور تبرعا تاویل کر دی گئی موافق محاورات اور عرف شرع کے نہ جیسا کہ تمنے اس صحیح حدیثون مین
کہ موافق اجماع اور اصول دین کے ہوتے ہوئے خواہ مخواہ تاویل کر کے اصول و اجماع کو برہم کر دیا
اور تاویل بھی ایسی کہ محاورات قرآن و حدیث کے سراسر خلاف اسلیے کہ مدار تمہاری تاویل کا دو بات پر
ٹھہرا ایک یہ کہ جس حدیث مین صیغہ خطاب کا آیا وہان فقط حاضرین مراد ہین نہ بعد پیدا ہونے والے
یہ سراسر مخالف محاورہ قرآن و حدیث کے ہی اسواسطے کہ قرآن و حدیث مین جبکہ مطلقا خطاب طرف
مومنین کے ہوتا ہی تو مخاطبین پر انحصار نہین ہوتا ہی بلکہ جمیع مومنین امت مخاطب ٹھہرتے ہین ورنہ لازم

ہووے کہ خطابات اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ
الْيَتِيْمِ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا
فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ اَنْقِذُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ان الله عزوجل
اجاركم من ثلث خلال ان لا يدعوا عليكم نبيكم فتهلكوا جميعا وان لا يظهر
اهل الباطل على اهل الحق وان لا يجتمعوا على ضلالة ولكني لست كاحد منكم
اور سوا اوسکے اور ہزار ہا خطاب مخصوص اوس عصر کے لوگون سے ہوجاوین اور تمام امت بعد کی سننے
خطاب حساب غیر مکلف ہجاوے کوئی عاقل بھی ایسا ہذیان زبان پر لاوے گا دوسری یہ بات کہ ماضی کا
صیغہ جس حدیث مین فقط اونھین لوگون پر دال ہی کہ پیدا ہوچکے ہین خواہ زمانہ تکلم تک زندہ ہون یا نہون
اور بعد والے اوسکے مصداق نہیں ہین حالانکہ قرآن وحدیث مین یہ محاورہ دائر و سائر ہی کہ ماضی بجاے
استمرار کے آتا ہی جیسا کہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا
عَزِيْزًا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور ایسی یہ بھی دائر و سائر ہی کہ تعبیر مستقبل کی لفظ ماضی سے کرتے ہین جیسا کہ
اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ
وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا الآيات اور قاعدہ مقررہ علم بلاغت ہی کہ جس چیز کے متحقق الوقوع
ہونے پر تنبیہ منظور ہوتی ہی وہ اگرچہ مستقبل ہو لیکن بلفظ ماضی تعبیر کرتے ہین اور مطول مین لکھا ہی کہ یہ محاورہ
کلام عرب مین خصوصًا کلام اللہ مین شمار سے باہر ہی اور طرفہ یہ ہی کہ حدیث محمد بن حنفیہ مین نہ لفظ ماضی کا
ہی نہ خطاب کا اسکو بھی اپنے قاعدہ اختراعی مین داخل کر دیا اوسکے الفاظ یہ ہین کہ محمد بن حنفیہ فرماتے
ہین کہ مین نے اپنے والد ماجد یعنی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ اي الناس خير بعد النبي
صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر یعنی کون آدمی افضل ہی بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا
ابوبکر بھلا یہ بات کوئی اس زندگوار سے پوچھے کہ باب نجم مین جو حدیث امام احمد کی مذکور ہوئی

کہ اوسمین یہ الفاظ ہین سید اکھول اہل الجنۃ وشبابہا بعد النبیین والمرسلین یعنی
ابوبکر و عمر سردار ہین بڈھون اہل جنت کے اور جوانون اہل جنت کے بعد انبیا اور مرسلین کے یہان
کون سا نمادہ اور کونسا خطاب ہی اور اوسی باب مین حدیث طبرانی کی جو مذکور ہوئی کہ ان روح
القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر امتک بعدک ابوبکر یعنی حضرت نے فرمایا کہ روح
القدس جبرئیل نے مجکو خبر دی کہ تمہاری امت کا افضل بعد تمہارے ابوبکر ہی یہان امت سے
بعض مراد ہین یا تمام اگر بعض ہین تو کونسا قرینہ مخصصہ مرجحہ ہی کہ اوسکے واسطے کلام ظاہر سے پھیرا
جاتا ہی اور اگر تمام امت مراد ہی تو یہ تمہارے مدعی مہدویت بھی اوسمین داخل ہین یا نہین اگر ہین
تو ابوبکر صدیق اونسے افضل ہوئے اور اگر اس خوف سے امت مین بھی داخل نہین ہوتے ہین
تو ہمکو اونسے کیا کام ہم کلام اوس شخص سے کرتے ہین کہ اس امت اجابت مین داخل ہووے اور اوسکو
حدیث و قرآن سے ہمارا الزام تمام ہوتا ہی حکایت ایک روز مصنف اس سالہ مردودہ سے کہ اپنی
تصنیفات کی داد مانگنے کے واسطے گھر بگھر پھیری کیا کرتے تھے مینے کہا کہ اگر ہم کوئی ایسی حدیث
نکالدیوین کہ اوسمین افضلیت صدیق اکبر کی تصریح ہو اولین اور آخرین پر جب تو تسلیم کروگے کہنے
لگے ایسی کہان حدیث ہی مینے کہا ترمذی مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین فرمایا کہ ہذان سید اکھول اہل الجنۃ من
الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین الحدیث یعنی یہ دونون بہتر ہین کہول بہشتیون
کے اولین و آخرین سے سوا انبیا اور مرسلین کے کہول جمع کہل کی ہی اور صراح مین لکھا ہی
کہ کہل مرد میانہ سال اکتمال دو مویہ ہونا اور پنج فضائل مین فضیلت سید محمود مین مذکور ہی کہ اونکی داڑھی
مین سیاہی زیادہ تھی جب اونکے باپ مہدی کو دفن کرنے لگے اونکی داڑھی مثل مہدی کے برابر دو موئے
ہوکر حلیہ مہدی کے مشابہ بن گئی اس سے معلوم ہوا کہ اونکے مہدی دو مویہ تھے اور قطع نظر اسکے
تحقیق اسکی باب پنجم مین ہو چکی کہ مراد کہول سے اس حدیث مین سب برنا و پیر ہین اور یہ بھی مذکور ہو چکا
کہ اس حدیث کو ابن ماجہ اور ترمذی و امام احمد اور ابو یعلی اور ضیا اور طبرانی نے بطرق متعددہ روایت
کیا ہی القصہ مصنف مذکور نے بعد سماعت اس حدیث کے متحیر ہو کر اس طریق استدلال سے
گریز کیا اور کہا کہ ہم جو احادیث سے دلائل نقل کرتے ہین یہ تقیہ مویدات ہین ہمارا مدار [illegible]

اصل دلیل ہماری یہ ہی کہ ہمارے نزدیک جسکی مہدویت باخلاق نبویہ ثابت ہوئی اوس نے ایسا دعوی کیا ہی محرر اوراق کو چونکہ اوسوقت اونسے یہ غرض متعلق تھی کہ واسطے انکشاف مذہب کے اونکے پیشواؤن کی کتابین اونسے بملایمت وصول کرے بخوف اس امر کے کہ بھڑک جاوینگے مباحثہ کو طول ندیتا تھا ورنہ اوسکا جواب نہایت معقول تھا کہ کذب سب ادیان آسمانی مین اخلاق حسنہ سے خارج ہی خصوصًا خداوند پاک پر جھوٹھہ باندھنا کہ مجکو فلان اور فلان سے افضل بنایا ہی پس اس دعوی افضلیت کا صدق جزء اعظم اخلاق ہی کہ مہدویت جسپر موقوف ہی اب اگر اس دعوی کا اثبات خارج سے نکرکے مہدویت پر موقوف رکھو تو دور لازم آتا ہی کہ قسم محالات بدیہیہ سے ہی اور سوائے اوسکے دوسری بداخلاقیان بھی باستیعاب تمام باب سوم کی دلیل ہفتدہم مین گذر چکین پس ایسے شخص کے دعوے کا ثبوت اوسی کے اعتماد پر محال ہی غرض کہ اس قسم کے واہیات اس قوم مین حد وحساب سے باہر ہین اور باین ہمہ یہ جانتے ہین کہ ہمارے دعوے کے دلائل منجملہ قطعیات وبراہینات ہین جیسا کہ مصنف مذکور اس مقام مین سمجھے ہین کہ ہین مہدی کی افضلیت حضرت صدیق اکبر پر بخوبی ثابت کرچکا اسواسطے اب آگے اس بات پر کمر باندھے ہین کہ مہدیکو برابر درجہ رتبہ حضرت سید الاولین والآخرین کے ثابت کرین العیاذ باللہ شعر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی ہی مطلب دوم مسئلہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام فضلیت وبزرگی مین ہمسر وبرابر ہین حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل نقلیہ وشرعیہ سے لیکن دلائل نقلیہ یہ ہین کہ منقول ہی ملک بخن رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ احکام وبیان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے جو امر اللہ مراد اللہ ہی اتنی برابری دو محمد کی پائی ہم کہ دو شخص کو اور دو چیز کو روا نہین (ایک شخص پیشواؤن سے فرقہ مہدویہ کے ۱۲) جواب مہدی حضرت رسالت پناہ کی اولاد مین ہین اور جسکو ذرا بھی ہوش وحواس ہین جانتا ہی کہ والد اور ولد کا ایک شخص ہونا محال ہی پس بالبداہتہ حضرت رسالت پناہ اور مہدی دو شخص ہوئے اب یہ کہنا کہ انہین اتنی برابری پائی ہم کہ دو شخص اور دو چیز کو روا نہین حقیقت مین یہ کہنا ہی کہ مہدی اور حضرت رسالت مین یہ برابری روا نہین ہی پس تمنے خود اقرار کیا کہ ہمارا دعوی برابری کا ناروا اور ناجائز ہی سبحان اللہ یہ قدرت الٰہی اور معجزۂ حضرت رسالت پناہی ہی کہ ہمارے الزام اور جواب دینے کے آگے ابتدائے بحث مین تم باطل وقبیح پر ہونے کا اور ہم حق صریح پر ہونے کا تمھی سے اقرار کرادیا اوسپر علاوہ یہ ہی کہ کہتے ہو

ف مطلب دوم — مہدویہ کہتے ہین کہ سید محمد جونپوری بزرگی مین برابر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین

ف — مہدویون کے کلام سے لزوم تسویہ ناروا ہونے اور اونکے مہدیکا حکم خطا ہونے کا اقرار نکلا

کہ یہ برابری ناروا مہدی کے احکام وبیان سے پائی گئی پس اقرار اس امر کا ہوا کہ خود مہدی اس ناروا کا
حکم کرتے تھے اور ناروایات کا حکم کرنا خطاے فاحش ہی یہان معلوم ہوا کہ مہدی موعود نتھے اسواسطے
کہ تم بالاتفاق قایل ہو کہ مہدی موعود سے حکم مین خطا سرزد نہوگی کہ یقفو اثري ولا یخطي شان
اونکی ہی یہان خود تمنے در پردہ انکار اونکی مہدویت کا کیا **قوله** اور حضرت نے فرمایا مہدی سے کوئی
بزرگ نہین ہی بجز خداے تعالی کے **جواب** تمہارے حضرت کی کون سی بات پر اعتبار کرنا چاہیے یہان تو معلوم ہوا
کہ خدا کی بزرگی کچھ مانتے تھے اور اپنے سے بڑا جانتے تھے اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ مقام فراہہ مین یہی
بزرگوار میان نعمت کے سامنے آکر بولے کہ انا الله رب العالمین یعنی مین الله ہون پروردگار عالمین کا
اور اپنے بیٹے سید محمود سے کہا کہ مین بندہ ہون خدا فی الحال ہو جاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہی انتہی شاید
مہدوی لوگ اس تعارض کی یون تطبیق دیوینگے کہ وہ خدا کہ مہدی سے بزرگ ہی وہ اور ہی اور وہ خدا کہ مہدی
اور وہ ایک ہی اور وہ خدا کہ وہ بن جانا آسان ہی وہ اور ہین اسواسطے کہ اونکے مہدی کے اعتقاد مین نئے
پرانے ملاکر بہت سے خدا ہین جیسا کہ شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی کہ مہدی نے شاہ بھیک
سے کہا کیا پرانے خدا پر مقید ہوگئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت پڑھی شعر بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو
داری ؏ ہر لحظہ مرا تازہ خداے دگر ست ؏ تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا **قوله**
اور حضرت نے فرمائے جب کہ ہم مشقت زیادہ کرتے ہین تو برابر اونکے ہوتے ہین **جواب** معلوم ہوا کہ مہدویت
واسطے مساوات کے کافی نہین ہی بلکہ جزاخیر اوسکی علت کا زیادت مشقت ہی اور لفظ جب کا کہ دال ہی اس
بات پر کہ مشقت زیادہ ہمیشہ نہین ہوتی ہی پس برابری بھی کہ اوسی پر معلق تھی اوسوقت نہوگی لیکن مقام
مہدویت بھی اوسوقت جاتا رہتا ہی یا نہین اگر نہین جاتا ہی تو باوجود مہدی ہونے کے حضرت رسالت سے
کم رتبہ ہوتے ہین پس یہ کلیہ سابق خطا ٹھہرا کہ مہدی سے کوئی بزرگ نہین ہی بجز خداے تعالی کے اور اگر
مہدویت سے اوسوقت معزول ہو جاتے ہین تو قطع نظر اس قباحت کے کہ اگر ان اوقات معزولی کو جمع
کرین تو پانچ برس بھی کہ کمترین مدتون مہدویت کی ہی پوری نہین ہوتین بڑی خرابی یہ پڑتی ہی کہ
کہ اونکے اصحاب اور مریدکہ اوسوقت بھی انکو البتہ مہدی اعتقاد کرتے تھے ضلال وخطا مین مبتلا رہتے
تھے اسلیے کہ جیسا کہ غیر نبی کو نبی جاننا خداے پاک پر افترا ہی ویسی غیر مہدیکو مہدی سمجھنا اور یہ بزرگوار
اوسوقت اس لقب غیر واقعی پر راضی ہوکر سکوت کرتے تھے اور مصداق اس آیت کے ہوتے تھے

ف
مہدیون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکے اعتقاد مین شاید اونکے مہدیکے خدا متعدد ہوگئی ہیں

ب
[illegible]

یُحِبُّونَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا کہ اللہ تعالی مذمت فرماتا ہی اون لوگون کی جو وصف اپنے مین
نہوا اوسپر اپنی تعریف وثنا ہونے کی خواہش رکھتے ہین اور یہ بھی اس کلام سے معلوم ہوا کہ رتبہ حضرت
خاتم الرسالت کا کہ فائق ہی رتبۂ نبوت ورسالت محضہ پر اونکے نزدیک کسبی ہی کہ جب مشقت زیادہ کرتے
ہین تو حاصل ہو جاتا ہی پس اوسکے مستحق ہونے کا سبب یا شرط زیادہ مشقت ہوئی اور یہ مذہب اہل
ایمان کا نہین ہی بلکہ مشرب معتقدین فلاسفۂ یونان کا ہی جیسا کہ شرح مواقف مین لکھا ہی کہ رسول ہونے
کے واسطے یہ شرط نہین ہی کہ پہلے خلوت مین بیٹھ کر مجاہدہ کرے اور خلق سے منقطع ہو جاوے اور
ریاضتین کر کے احوال عمدہ پیدا کرے اور صفائی جوہر اور پاکیزگی فطرت اوسکی استعداد ذاتی ہوئی
جیسا کہ حکما کا زعم ہی بلکہ نبوت ایک رحمت اور عطاے الٰہی ہی کہ فقط اوسکی مشیت سے متعلق ہی جسکو
چاہتا ہی اوسکو اس رحمت سے سرفراز و مختص فرماتا ہی وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ اور
شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ حق یہ ہی کہ پیغمبرونکا بھیجنا لطف ورحمت الٰہی ہی کہ کیا تو احسان کیا اور اگر
نکرتا تو اوس پر کچھ عیب نتھا جیسا کہ اہل سنت کا تمام الطاف الٰہی مین یہی مذہب و اعتقاد ہی اور پیغمبری
اس امر پر مبنی نہین ہی کہ پیغمبر مین پہلے کچھ استحقاق ہووے اور کچھ اسباب و شروط اوس مین
جمع ہو دین وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَهُوَ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ
رِسَالَتَہٗ انتہی اور انکار اثبات کا کہ مقام نبوت محنت اور مشقت اعمال سے حاصل ہوتا ہی کچھ
نیا مقدمہ نہین ہی بلکہ قدیم سے اتفاق امت اور اجماع اہل سنت اس پر چلا آتا ہی یہان تک کہ جو شخص
ایسی بات زبان پر لاتا تھا اوسکا خون مباح جانتے تھے اور کیسی ہی رتبہ آدمی ہو اوسکو بلا تامل قتل کرتے
تھے چنانچہ اسی حادثے مین ۳۵۴ ہجری مین محمد بن حبان سا محدث کہ شاگرد نسائی کا اور استاذ حاکم
کا ہی اور کتاب صحیح بن حبان مشہور آفاق ہی مبتلا ہوا وجہ اوسکی یہ تھی کہ اپنی کسی کتاب مین لکھا تھا کہ
النبوة العلم والعمل اوس عصر کے اہل اسلام نے فقط اتنی بات سے زندیق ٹھہرایا اور ملاقات
اور حدیث پڑھنا بالکل موقوف کر دیا یہان تک کہ خلیفۂ وقت نے موافق فتواے علما کے حکم
قتل کا دیا اور محدثین نے اس کلام کے حق مین کہا کہ ذلك نفس فلسفي اور بعضون نے بسبب
معلوم ہونے صحت اعتقاد انکے کچھ تاویلات بھی کین اور یہان تو عقائد الٰہیات و نبوات مین وہ
فسادات کی نوبتین جھڑ رہی ہین کہ یہ بات اسکے سامنے ایسی ہی جیسا کہ نقارخانے مین طوطی کی آواز کوئی

کہانتک تاویل وتوجیہ کریگا اور تاویل کی گنجایش کہان ہی اسواسطے کہ مہدی ہے **اختلاف بین مہدی کے**
بیان مین تاویل وتحویل کرنا حرام ہی اور مخالفت کرنا ہی ساتھ ذات مہدی کے چنانچہ آخر مین عقیدے
کے سید خوندمیر نے لکھا ہی **قولہ** اور اتفاق حضرت کے اصحاب کا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہدی
علیہ السلام یکذات ہین **جواب** شاید کہ اصحاب نے جب دیکھا کہ احکام وبیان مہدی سے وہ برابری
پائی جاتی ہی کہ دو شخص اور دو چیز ہین۔ وانہین ہی جیسا کہ گذرا تو سب نے ملکر اپنے پیر بزرگ کی بزرگی
سنبھالنے اور بات بنانے کے واسطے اتفاق کیا کہ مہدی اور حضرت رسالت دو شخص نہین ہین کہ برابری
مذکور۔ وانہو وے بلکہ یکذات ہین مگر حیرت کا مقام ہی کہ اتنے بڑے بوڑھے پرانے تم جمع ہوئے
مگر ایک کے بھی سمجھ مین اتنا نہ آیا کہ مہدی اولاد مین حضرت رسالت کے ہین اور باپ بیٹے کا ایکذات ہونا
محال ہی اور قطع نظر باپ بیٹے سے مطلق جواہر مین تداخل محال ہی تمام عقلاے دنیا جانتے ہین کہ دو
جوہر کا ایک ہو جانا محال ہی چنانچہ صدرا مین لکھا ہی کہ تداخل یعنی متحد ہونا دو جوہر کا کلاً یا بعضاً وضع اور
اشارے مین محال ہی ورنہ جائز ہو جاوے کہ تمام اجزاے عالم ایک رائی کے دانے مین سما جاوین
انتہی اور ایکذات ہونا اسیکو کہتے ہین اور اگر مساوی الاوصاف ہونا مراد ہی تو تساوی وغیرہ ہر نسبت کے
واسطے دو طرف اور دو ذات ہونا ضرور ہی وہان ایکذات اور ایک شخص بولنا خطاے فاحش ہی اور
اگر مراد یہ ہی کہ انکے مہدی بسبب کمال متابعت اور غلبۂ محبت کے حضور ذات رسالت مین اپنی
خودی اور دوئی سے فانی اور غائب ہو گئے جیسا کہ سالکین ہستی حق تعالی مین مستغرق ہو کر اپنی ہستی کو
فنا فی اللہ کر دیتے ہین تو یہ اتحاد حقیقی نہین ہی بلکہ اتحاد اعتباری وحکمی کہلاتا ہی اور مغایرت حقیقی
ونفس الامری اور تعین اور تشخص اور جزئیت حقیقت سالک کی موجود رہتی ہی فقط تصور توئی ومنی
ودوئی کا کہ فنا اور گم ہونے کے پہلے تھا اوٹھ جاتا ہی جیسا کہ ماہرین اس مقام کے فرماتے ہین **شعر**
تو او نشوی ولی اگر جہد کنی ۔ جائے برسی کز تو توئی برخیزد ۔ اور بعضی کاملین اس مقام نے فرمایا ہی کہ
لو غاب عني رسول الله طرفة عين ما عددت نفسي من المؤمنين یعنی اگر حضرت رسالت
ایک پلک بھر مجھسے غائب ہو جاوین مین اپنے تئین مومن کامل نہ سمجھون یہ مقام اعلی ہی کہ خدا سے
لایزال اپنے فضل وکرم سے جسکو چاہتا ہی مرحمت فرماتا ہی اللھم ارزقنا بفضلك العظیم اور یہی گم
ہونا خدا مین یا رسول خدا مین قرب ووصول حق ہی جیسا کہ کہا ہی **شعر** رو در رہ گم شو وصال اینست وبس

تو سیاش اصلا کمال انیست و بس ❊ پس اگر یہ مقام نفیس تمہارے مہدی کے نصیب تھا تو حضور حقیقت حضرت
رسالت مین کہ جسکو حقیقت الحقائق کہتے ہین نیست و نابود و ناچیز و گم ہو گئے تھے وہان العیاذ باللہ دعوی
مساوات اور ہمسری کا دم مارنا اور اپنے تئین ہم پہلو اور ہم رتبہ جاننا کیا علاقہ رکھتا ہی یہ کیا لاف زنی
اور نخوت اور تناگستری نفس کی ہی درویشی شکستگی اور خاکساری اور ادب اور تواضع اور نفس کشی کا
نام ہی حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قدسیہ مین وصیت فرماتے ہین کہ رباعی اندر رہ
حق جملہ ادب باید بود ❊ تا جان باقیست در طلب باید بود ❊ در ہر دم اگر ہزار دریا بکشی ❊ گم باید کرد و
خشک لب باید بود ❊ اور بعضے عارفون نے فرمایا ہی حقیقۃ الطریق ان تکون مفلسا
ابدا وان تکون طالبا للاعلی ومتی ظننت انک وصلت ما وصلت ومتی
ظننت انک ظفرت ما ظفرت ومتی ظننت انک حصل لک حال لا حال
لک خلاصہ اس کلام کا یہ ہی کہ جیسا سالک سمجھا کہ مین بھی کچھ ہون جاننا کہ وہ کچھ چیز نہین ہی البتہ
بعضے کاملین نے بعض اوقات بامر الٰہی فخر و مباہات کی ہی لیکن نسبت اپنے اقران اور ہمعصر کے نہ نسبت
بحضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے کہ مہتر اور بہتر تمام مکونات سے ہین حاشا و سبحان اللہ
کوئی شخص بھی ساتھہ رسول خدا کے ایسی گستاخی اور حق فراموشی کرتا ہی تمکو اگر بطفیل آن حضرت کے
کچھہ مقام اور رتبہ حاصل ہوا تھا تو چاہیے تھا کہ حق نعمت کو نہ بھولتے اور دایرۂ ادب سے پاؤن باہر نہ نکالتے
اور یون کہتے کہ شعر بلند رتبہ ازین خاک آستان شدہ ام ❊ غبار کوی تو ام گر بر آسمان شدہ ام ❊
انتہی یہ مرد آخیر کی اکثر تقریر منتخب ہی مکتوب شیخ عبد الحق دہلوی رح سے کہ مجدد الف ثانی صاحب کو
لکھا ہی قولہ ولیکن دلائل شرعیہ یہ ہین کہ بنا بر مسئلۂ دوم کے اصل نمبر ۲ کو رسے ثابت ہوا کہ حضرت کا علم و
حکم قطعی ہی اور فضیلت مہدی علیہ السلام کی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کم یا برابر ہی کر کے بجز
ظن و قیاس کے کوئی دلیل صریح قطعی نہین ہی پس اس صورت مین حکم اس مسئلے کا حضرت کے بیان پر
موقوف رہا جس قدر حضرت فرما دین اوسیقدر اعتقاد مصدق پر فرض ہوا جواب معلوم رہا
چاہیے کہ مصنف نے اس رسالے کو ایک مقدمے اور ایک باب اعتقادیات اور ایک باب عملیات
پر ختم کیا اور مقدمے مین ایک اصل مشتمل اوپر تین مسئلون کے اور ایک فرع کہ اسکے مسائل مسائل
اصل پر متفرع ہین بیان کی اور اصل کے پہلے مسئلے پر دوسرے کو متفرع کیا اور اس دوسرے سے

اب یہان تسویے کو ثابت کیا اسواسطے یہان فقط خلاصہ مسئلہ اول و ثانی کا لکھا جاتا ہے تا کہ اہل
خرد سمجھین کہ پہلے سے دوسرا اور دوسرے سے مطلب تسویہ کہان سے ثابت ہو گیا حاصل مسئلہ اول کا
یہ ہی کہ لمعات مین شیخ عبد الحق دہلوی کے لکھنے سے ثابت ہوا کہ مہدی کا ہونا تواتر معنوی کو پہونچا
اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے نقل کیا کہ انکار خبر متواتر کا شریعت مین کفر ہی پس ظاہر ہی کہ انکار
جس چیز کا کفر ہی تصدیق اوسکی فرض ہی اور خلاصہ مسئلہ دوم کا یہ ہی کہ جب کہ انکار حضرت کی مہدویت کا
کفر ہوا تو ضرور ہوا کہ حضرت کو اپنی مہدویت کا علم قطعی ہو اور قطعی ہو نہین سکتا مگر جب کہ حق تعالی اور
روح رسول اسکی طرف سے حاصل ہو پس ثابت ہوا کہ انکو منصب اخذ علم کا حضرت رسالت اور
حق تعالی سے ہی اب اس دوسرے مسئلے کے موافق جو خبر دیوین سو قطعی ہوگی پس تسویہ بھی کہ
اون اخبار سے ہی قطعی ٹھہرا انتہی اصل سخن یہ ہی کہ خبر خروج مہدی کی بعض علماے محققین کے
نزدیک خبر واحد ہی جیسا کہ صاحب شرح مقاصد کی راے ہی اور بعضونکے نزدیک متواتر المعنی
ہی اور غرض انکی یہی ہی کہ احادیث متواتر المعنی سے اس قدر ثابت ہوا کہ امام مہدی قبل قیامت کے
کسی نہ کسی وقت آوینگے پس جو شخص اس امر کا منکر ہو یعنی کہے کہ مہدی ہرگز کسی وقت مین بھی نہ
آوینگے تو اوسنے رسول خدا کو جھٹلایا یا یہ کہے کہ حضرت نے مہدی کے آنے کی خبر ہرگز نہین دی ہی
تو حدیث متواتر کو نمانا وہ شخص اس معتقد تواتر کے نزدیک کافر ٹھہرا اور یہ بات ہرگز بتواتر معنوی بلکہ
بخبر واحد بھی ثابت نہوئی کہ سنہ ٩٠٥ مین سید خان جونپوری کا فرزند خوندمیر عرف جھجھو کا خسر سید محمود کا
باپ سید محمد نام درویش متوکل مظلوم و مجبور سلاطین انام نے کسی شے بس نہ ملک ملکت لوا اور نہ صاحب
جہاد و غزا مہدی ہوگا کہ اسکا انکار کفر اور تصدیق فرض ہو جاوے اور وہ احادیث کہ اون سب کو جمع
کرکے تواتر معنوی ثابت ہوتا ہی اکثر انکے مشروط بشرط سلطنت مہدی اور خروج سفیانی وغیرہ علامات
کے ہین اور بسبب فوت ہونے اس شرط کے یہ سب حدیثین تمہارے مہدی جونپوری کی تکذیب و ابطال
کرتی ہین بلکہ فقط ایک علامت سفیانی کی قریب بتواتر پونہچی ہی اب کہیے کہ تواتر معنوی تمہارے
پیر و مرشد کے حق مین کیا کام آتا ہی بلکہ اولٹا ہو جاتا ہی اب بنا مسئلہ دوم کی مسئلہ اول پر بناء الفاسد علی الفاسد
ہی اسلیے کہ جب کہ انکار انکی مہدویت کا کفر نہوا بلکہ واجب ہوا کہ انکار احادیث متواتر المعنی کا
لازم نہ آوے تو خود اون حضرت کو اپنی مہدویت کا علم قطعی نہوا بلکہ اپنی غیر مہدویت کا علم واجب ہوا

اور بفرض محال اگر انھین کی مہدویت کا جاننا قطعی ہوتا تو فقط انھین احادیث متواتر المعنی سے
انکو بھی اپنی مہدویت پر قطعیت حاصل ہوجاتی جیسا کہ دوسرونکو اس قطعیت کا بلاواسطہ تعلیم
الٰہی یا روح حضرت رسالت پناہی پر موقوف ہونا کیونکر لازم آیا کہ یہ مصنف کہتا ہی کہ قطعی نہین ہوسکتا
مگر جب کہ حق تعالی اور روح رسول اللہ کی طرف سے حاصل ہو بس جب کہ منصب اخذ علم کا جناب
الوہیت سے لازم نہوا ہر خبر کا قطعی ہونا بھی کہ اسی پر موقوف تھا ثابت نہوا پس خبر تسویہ بھی
کہ مخالف اجماع اور احادیث صحیحہ اور نصوص صریحہ کے ہی کیونکر قطعی ہوئی **قولہ سوال** عقائد اہل سنت
وجماعت سے یہ حکم ثابت ہی کہ ولی مرتبے کو نبی کے نہین پہونچتا ہی اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام
ولی ہین اب کسطرح برابر ہوسکینگے افضل انبیا علیہم السلام کے **جواب** ہان ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی ولیکن
مہدی علیہ السلام علماے محققین اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہم کے پاس اس حکم مین داخل نہین ہین کیونکہ
علماے مستندین اپنے کتب مین بلا تعرض روایت کیے ہین کہ عقد الدرر کے ساتوین باب مین مذکور ہی کہ فرمائے
ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہ مہدی بہتر ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اور برابر ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور دوسری ایک روایت ہی کہ فرمائے کہ مقرر فضیلت رکھتا ہی بعض انبیا علیہم السلام پر لایا ہی ان دونون
روایتونکو حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد کتاب الفتن مین انتہی اور یہ دوسری روایت علی متقی کے رسالہ
برہان کے بارھوین باب مین بھی مذکور ہی **جواب** تمام اہل سنت وجماعت صحابہ اور اہلبیت اور تابعین اور تبع
تابعین اور تمام اولیاء کاملین اور علماء مجتہدین زمانہ حضرت رسالت سے آج کے دن تک یہی اعتقاد
رکھتے ہین کہ انبیا علیہم السلام افضل ہین اپنے امتیون سے اور کوئی شخص انکی امت مین سے ولی ہو
یا غیر ولی مہدی ہو یا غیر مہدی انکے رتبے کو نہین پہونچتا ہی اور افضل ہونے کا کیا مجال ہی اور حضرت خاتم
الرسالۃ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ افضل ہین تمام انبیا بلکہ تمام مخلوقات علوی وسفلی سے کہ خداے پاک کی
بارگاہ عالی مین کوئی نبی یا ولی یا فرشتہ کروبی آن حضرت کے برابر قرب ومنزلت نہین رکھتا ہی وللہ در قائل
شعر یا صاحب الجمال ویا سید البشر ✣ من وجہک المنیر لقد نور القمر ✣
لا یمکن الثناء کما کان حقہ ✣ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✣ اور شیخ محی الدین بن عربی کہ
انتھارے مہدی جونپوری انکے حق مین بولے ہین کہ جو کچھ شیخ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہی اول لوح محفوظ
دیکھکر بعد تحریر کیا ہی بھی یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ تصانیف انکے اس اعتقاد پاک سے مالامال ہین پس

ف بیان اجماع مسلمین کا اسبات پر کہ ولی درجے نبی کو نہین پہونچتا ہی اور اقوال علما اور اولیاے امت کے افضلیت انبیا اور خاتم الانبیا مین صلواۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین

تم لوگ اپنے مہدی کے کون سے کلام کو خطا جانتے ہو یہ دعوی تسویہ کا کہ مخالف ہی لکھے شیخ اکبر کے او
نوشتہ لوح محفوظ کے خطا ہی یا یہ بشارت کہ شیخ اکبر کے حق مین دی ہی خطا جانتے ہو اور ہر دو صورت مین تمہارے
اصول پر مہدویت برباد ہو جاتی ہی کہ مہدی معصوم چاہیے ہر خطا سے شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ بعضے
کرامیہ سے کہ ایک فرقہ ہی اہل ہوا سے منقول ہی کہ ولی کبھی درجۂ نبی کو پہونچتا ہی بلکہ اعلی ہو جاتا ہی اور بعضے صوفیہ
سے منقول ہی کہ ولایت افضل ہی نبوت سے اور ولی جب کہ نہایت مقام محبت اور صفائی قلب کو پہونچتا ہی
اوس سے امر و نہی الٰہی ساقط ہو جاتی ہی اور یہ سب باتین فاسد و باطل ہین باجماع مسلمین بعد اسکے ہر ہر کا
تفصیل رد کیا اور دوسرے مقام مین لکھا کہ تمام مسلمانون نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ افضل الانبیا محمد ہین
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور شرح مواقف مین ضمن دلائل عصمت انبیا مین لکھا ہی کہ غیر انبیا کو انبیا پر فضیلت دینا باطل
ہی بالاجماع اور کسی کو احاد امت سے افضل کہنا انبیا علیہم السلام پر باطل ہی کہ اسکے بطلان مین کچھ شک
نہین ہی انتہی اب انصاف کا مقام ہی کہ اجماع دلائل قطعیہ سے ہی اور انکے مہدی خود قائل ہین کہ منکر اجماع صحابۂ
نبوت کا کافر ہوتا ہی چنانچہ مذکور ہوا با این ہمہ ان تمام احکام اجماعیہ کا انکار کرتے ہین اور اپنے مہدیکو افضل
انبیا سے اور برابر سید الانبیا علیہ و علیہم التسلیمات کے جانتے ہین اور کہتے ہین کہ علماے محققین اہل سنت
کے پاس مہدی اس حکم مین داخل نہین ہین استغفر اللہ العظیم حاشا کہ علماے محققین یہ اعتقاد رکھتے
ہوون بلکہ علماے محققین اہل ظاہر اور باطن بالتمام اسکے منکر ہین اور اس اعتقاد والون کو زمرۂ اہل اسلام سے
نہین جانتے ہین اور مہدی یا غیر مہدیکو کبھی اس کلیہ سے مستثنی نہین کرتے ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نے مکتوب مجددی مین نقل کیا کہ حافظ نسفی نے تفسیر مدارک مین فرمایا ہی کہ پھسلا ہی قدم بعضی
قوم کا کہ ولی کو نبی پہ تفضیل دیتے ہین اور یہ کفر جلی ہی اور تعرف مین کہ اس قوم کے علم مین کتاب معتبر ہی
اور شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین لولا التعرف ما عرفنا التصوف مذکور ہی کہ اجماع
کیے ہین اسبات پر کہ انبیا علیہم السلام افضل بشر ہین اور کوئی بشر ایسا نہین ہی کہ فضل مین برابر انکے ہووے
نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی اگرچہ بزرگ ہووے قدر اوسکی اور بڑی ہووے شان اوسکی اور بلند ہووے
رتبہ اوسکا اور ابو یزید بسطامی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آخر نہایت صدیقین کی اول احوال انبیا کا ہی اور نہایت
انبیا کی کچھ حد و غایت معلوم نہین ہو سکتی ہی اور یہ بھی فرمایا ہی کہ مثال معرفت اور علم خلق کی نسبت پیغمبر کے
ایسی ہی جیسے کہ تری کہ مشک دہان بستہ سے نکلتی ہی اور بعض مشائخ نے کہا ہی کہ کسی پیغمبر سے تو سمنے

وتسلیم کا کمال سواے حبیب و خلیل علیہما السلام کے نہین پہونچا ہی اس سبب سے اگرچہ حالت مشاہدہ اور قرب
مین ہمان اس کمال پر پہونچنے سے نا امید ہین اور ابو العباس نے کہا ہی کہ ادنی منازل مرسلین کے اعلی مراتب انبیا
کے ہین اور ادنی منازل انبیا کے اعلی مراتب صدیقون کے ہین اور ادنی مراتب صدیقون کے اعلی مراتب
شہدا کے ہین اور ادنی مراتب شہدا کے اعلی مراتب صالحین کے ہین اور ادنی منازل صالحین کے اعلی مراتب مومنین کے ہین
تمام ہوا کلام تعرف کا اور شرح تعرف مین لکھا ہی کہ مراد بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی کلام مذکور الصدر سے
یہ ہی کہ کوئی شخص خلق مین سے اسرار مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلع نہین ہو سکتا ہی اور اگر تمام خلق
جمع ہو وے اور معرفت اور علم اپنا جمع کرین کمال مصطفی کو نہ پہچانین اور اس پہچاننے کو پہچاننا مانند
تری مشک کے ہی کہ اوس تری سے اس قدر معلوم ہوتا ہی کہ مشک مین کیا ہی لیکن مقدار و صفات
معلوم نہین ہوتی اور اگر یہ تری نہوتی تو یہ بھی معلوم نہوتا کہ اسمین کیا ہی انتہی یہ علماے محققین اہل ظاہر و
باطن کے اقوال و اعتقاد ہین نہ جیسا کہ تم لوگ سمجھے ہو اور جواب روایات صاحب رسالہ کا کہ جسپر دعوی
کیا ہی کہ ان روایات کو علماے مستندین نے اپنے کتب مین بلا تعرض روایت کیا ہی یہ ہی کہ حاصل ان دو روایت
کا نعیم بن حماد اور ایک روایت ابن ابی شیبہ کا کہ بیان تفضیل ابوبکر صدیق رض مین مذکور ہو چکی ہی کہ تمام اولین
اور آخرین اہل سنت مین سے مہدویونکو ایک ابن سیرین کا قول ہاتھ لگا ہی کہ اوسکے بعضے طریقون روایت
مین تفضیل ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اور بعض مین بعض انبیا پر بھی مذکور ہی اور اس قول کو مخالف
اجماع اہل اسلام کے دیکھکر کسی نے پسند نکیا مگر مہدویون نے اس قول کے اصل کو اپنے دین کا اصل
اصول ٹھہرایا اور آیات قرآنی کو کہ دال ہین تفضیل انبیا علیہم السلام اور افضلیت حضرت خاتم المرسلین پر
اور احادیث صحیحہ کو کہ صریح و نص جلی ہین اس مقدمے مین اور اجماع صحابہ وغیرہ مسلمین کو کہ دلائل قطعیہ
دینیہ سے ہی اس قول کے سامنے ترک کیا اب ان مصنف رسالہ سے کہ اپنے کلام کو نہایت مطابق قواعد
علم اصول کے سمجھتے ہین پوچھا جاتا ہی کہ یہ کس کتاب اصول مین لکھا ہی کہ قول تابعی کو قرآن و حدیث و
اجماع پر ترجیح دینا اور یہ دعوی بھی غلط ہی کہ علماے مستندین نے اس قول کو بلا تعرض روایت کیا ہی
اسواسطے کہ مؤلف کتاب عرف وردی نے نعیم کی روایت کہ جسمین تفضیل علی بعض الانبیا ہی بیان
کر کے کہا کہ فی ھذا ما فیہ یعنی اس کلام مین جو قباحت ہی کہ ظاہر ہی پھر مصنف ابن ابی شیبہ کی
روایت محمد بن سیرین سے کہ اسمین فقط فضیلت شیخین پر مذکور ہی لا کر کہا کہ یہ لفظ ضعیف ہی پہلی لفظ

جواب قول ابن سیرین کا

سے اور میرے نزدیک دونون کی وہی تاویل ہے جو کہ حدیث بل اجر خمسین منکم کی تاویل ہے یعنی
زمانہ مہدی مین فتنے نہایت سخت ہونگے اور نصاری بالاتفاق ہجوم کرینگے اور محاصرہ دجال کا ہوگا
کہ اسقدر آفات اور مصائب مانع تھین اور انبیا علیہم السلام مین درپیش نآئے تھے اس سبب سے مہدیکو ان پر
ایک نوع کا فضل جزئی ہے نہ یہ کہ کثرت ثواب و تقرب الٰہی مین یہ اون سے افضل ہون اسواسطے کہ
احادیث صحیحہ اور اجماع اسی بات پر ہے کہ ابوبکر و عمر افضل الخلق ہین بعد انبیا اور مرسلین کے انتہی اور یہی
تقریر رسالہ برہان مین بھی پیچھے روایات مذکورہ کے منقول ہے باین ہمہ مصنف مذکور کے خیال مین آیا کہ
کچھہ تعرض اس روایات کا نہوا یہان تک تو لکھدیا کہ یہ قول احادیث صحیحہ اور اجماع کے خلاف ہے یعنی اگرچہ
نسبت اوسکی ابن سیرین تک روایت صحیح ابن ابی شیبہ کے پہونچتی ہے لیکن متن اس قول کا بسبب مخالفت
مذکورہ کے باطل ہے اب اس سے زیادہ تعرض کیا ہوتا ہے آور یہ بھی معلوم رہے کہ علماے حدیث نے فقط
ابن ابی شیبہ کی روایت کو صحیح کہا ہے کہ اوس مین اسیقدر ہے کہ محمد بن سیرین نے کہا کہ اس امت مین ایک
خلیفہ ہووے گا افضل ابوبکر و عمر سے آور لفظ خلیفہ کا مہدی اور عیسیٰ دونون پر صادق ہے چنانچہ
تفصیل اسکی بیان تفضیل امیر المومنین ابوبکر رض مین گذر چکی پس اگر مراد عیسی علیہ السلام ہین تو کسیکے اصول پر
کچھہ اشکال نہین ہوتا ہے اسلیے کہ عیسی علیہ السلام من وجہ داخل امت محمدیہ ہین اور افضل ہین صدیق اکبر سے
چنانچہ یہی مقولہ شیخ اکبر کا ہے کہ اوپر گذرا اور اگر مراد امام مہدی ہین تو وہی تاویل کرنا چاہیے جو کہ صاحب عرف
وردی نے کی ہے ورنہ مخالفت کلام شیخ اکبر سے مخالفت لوح محفوظ کی لازم آوے گی یا وہ بشارت
کہ مہدی متنازع فیہ نے شیخ اکبر کے حق مین دی ہے غلط ہو جاوے گی اور بطلان معصومیت کہ مستلزم ہے
بطلان مہدویت کو بھی لازم آوے گا اور روایت نعیم کہ جس مین تفضیل مہدی کی انبیا علیہم السلام پر
مذکور ہے علماے حدیث مثل صاحب عرف وردی وغیرہ کے اوسکے متن کو باطل المضمون بسبب مخالفت احادیث
واجماع کے جانتے ہین یا مأوّل جانتے ہین اور اوسکی سند کو کسی نے صحیح نہین کہا اور قاعدہ مقرر ہے کہ عدم تعرض مستلزم صحت
کو نہین ہے اور صحت مستلزم معمول بہ ہونے کو نہین ہے علماے حدیث اپنی کتابون مین بہت سی حدیثین بلا
تعرض لکھتے ہین حالانکہ اوس مین ضعاف وغیرہ سب ہی ہین مگر بعضے محدث مثل ترمذی وغیرہ کے
کہ اپنے اوپر التزام بیان کا کر لیتے ہین وہ البتہ ضعیف حدیث کے ضعف اور وجہ ضعف کو بھی بیان
کر دیتے ہین اور بہت حدیثین اگرچہ صحیح ہوتی ہین مگر معمول بہ نہین ہوتی ہین کہ بسبب ثبوت نسخ کے

یا مخالفت دلیل اقوی کے اوسپر عمل نہین کرتے ہین پس روایت نعیم مین تفضیل مہدی کی انبیا علیہم السلام پر یا
برابری ساتھہ سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا الحاقات بعضے ملاحدہ اور زنادقہ یا روافض سے ہی
کہ ایمہ طاہرین کو افضل انبیا و مرسلین سے سمجھتے ہین یا اگر یہ قول محمد بن سیرین سے صادر ہوا ہی تو مراد وہی فضل جزئی
ہی کہ تاولین نے بیان فرمائی اور مراد برابری سے مشابہت بیچ اخلاق کے ہی جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہی
کہ یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہہ فی الخَلق یعنی امام مہدی مشابہ ہونگے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اخلاق محمدیہ مین اور مشابہ نہونگے بیچ شکل و صورت کے شارحین حدیث لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ جمیع
شکل مین مشابہ نہونگے ورنہ بعضی باتون مین ہم شکل حضرت رسالت کے ہونا احادیث مین وارد ہی چنانچہ ابوداؤد مین
ہی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے کہ المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملؤ الارض قسطا
وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین یعنی مہدی میری نسل و ذریت سے ہی کشادہ
پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری ہو گی ظلم و ستم سے مالک ملک رہیگا سات
برس انتہی پس محمد بن سیرین کے کلام مین لفظ یعدل النبی سے مقصود یہی ہی کہ یشبہ النبی فی الاخلاق نہ معنی
برابری و مساوات مرتبے کے جیسا کہ مہدوی نے سمجھے ہین کس عاقل کے ذہن مین آوے گا کہ جب صحابہ کا اجماع
جمہوری یا کلی علی اختلاف الاقوال افضلیت ابوبکر صدیق پر یا اجماع مرکب افضلیت ابوبکر و علی پر ہو چکا کہ اوس سے
لازم آیا کہ کوئی شخص اولین و آخرین سے امت محمدیہ مین افضل ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما سے نہین ہی چنانچہ
مہدی متنازع فیہ کے قول سے بھی منکر اجماع صحابہ بنبوت کافر ہوتا ہی جیسا کہ اپنے مقام مین گذر چکا با این ہمہ
محمد بن سیرین سے تابعی جلیل القدر کے حق مین گمان کیا جاوے کہ وہ ایک شخص کو اس امت مین سے
خرق اجماع کر کے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رض پر تفضیل دیتے تھے بلکہ اس سے بڑھکر انبیا پر تفضیل دیتے تھے
اوس پر طرہ یہ کہ حضرت خاتم المرسلین کے برابر جانتے تھے استغفر اللہ العظیم کبرت کلمۃ تخرج من
افواہہم ان یقولون الا کذبا کیا مسائل اجماعیہ پر ابن سیرین کو اطلاع نہ تھی یا آیات قرآنیہ کہ دال
(لوگونکے مونہوں سے نہین بولتے ہین مگر جھوٹ)
ہین تفضیل انبیا علیہم السلام پر اونکو یاد نہین یا احادیث صحیحہ کہ نص صریح ہین افضلیت حضرت خاتم المرسلین
مین اونکے گوش تک نہ پہونچی تھین کہ ایسا اعتقاد تمام اہل اسلام کے خلاف اختیار کرتے العیاذ
باللہ العظیم اب چند آیات و احادیث اس قسم کی بیان کیجاتی ہین دلیل اول ان اللہ اصطفی آدم
ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین یعنی اللہ تعالی نے چن لیا اور برگزیدہ کیا آدم

اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو عالمین پر شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ آل ابراہیم اور آل عمران مین سے غیر
انبیا مخصوص ہین بدلیل اجماع پس آدم اور نوح اور تمام انبیا علیہم السلام برگزیدہ ہین عالمین پر انتہی عالمین
مین ملائکہ اور اولیا اور مہدی وغیرہ سب داخل ہین اور کوئی دلیل مخصص کسی کے واسطے موجود نہین ہی
پس انبیا علیہم السلام سب عالم علوی اور سفلی سے افضل ہین اور باتفاق جمیع اہل اسلام حتی کہ مہدوی بھی
اس بات کے قائل ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے افضل ہین اور یہ بھی مسلم ہی کہ افضل کا
افضل افضل ہوتا ہی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین سب عالم سے **دلیل دوم**
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ
یعنی ان پیغمبرون مین ہمین نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہی اون مین سے بعضے ایسے ہین کہ اللہ تعالی
نے اونسے کلام کیا اور بعضون کے درجات بلند کر دیے تفسیر کشاف مین لکھا ہی کہ کلام جنسے کیا وہ موسی
علیہ السلام ہین اور درجات بلند کیے یعنی تمام انبیا سے اونکو بلند رتبہ کیا کہ سب سے بدرجات کثیرہ افضل ہوگئے ظاہر ہی
کہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسلیے کہ جو آیات و معجزات کہ انکو ملے ہین دوسرون کو نہین ملے
ہین اگرچہ ہزار سے زیادہ آیات انکو ملے ہین مگر ایک قرآن ایسی آیت باہرہ ہی کہ اگر کوئی آیت نہوتی سوا اسکے
توبھی سب انبیا کے معجزون سے افضل ہوتا چہ جائیکہ سوا اسکے اور بہت سے معجزات باہرہ اور کمالات
ظاہرہ اور اخلاق طاہرہ کہ متمم اخلاق اولین اور ہادی آخرین کے ہین ذات اقدس مین موجود ہون کیونکر
رتبہ سب سے عالی تر نہو اور شیخ جونپور کے نقائص اخلاق اور معائب احوال ماقبل مین خصوصا دلیل اخلاق مین
بخوبی واضح ہو چکے امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا کہ امت نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ بعضے پیغمبر افضل ہین
بعض سے اور اجماع کیا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین سب سے ابتدائے بحث سے یہان تک
سنتے جائیے کہ کیسے کیسے اکابر اجماع کے ناقل ہین مگر مہدوی ایسے غافل ہین کہ اپنی ترانہ سرائی مین کسی کی
نہین سنتے کہ شعر حجت مہدی برو گشتہ تمام تن تناتن تن تناتن تن تناسو اس ترانے کے اور بہت سے دوہرے
اور چھند انکے بزرگون سے منقول ہین کہتے ہین کہ وہ چھند عرش کے کنگرون پر لکھے ہین مختصر کلام کہ حضرت
امام فخر الدین رازی نے اونیس دلیلین اس امر اجماعی یعنی فضل محمدی پر گذرانین گو یہ چار دلیلین مابعد کی اونمین نہ
سے ہین **دلیل سوم** فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی کا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی نہین
بھیجا ہے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر رحمت واسطے عالمین کے جب رحمت سب عالم کے واسطے ہوئے

تو لازم ہوا کہ افضل سب عالم سے ہووین اور مہدی بھی اعلیٰ ہین دلیل چہارم کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ
اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنی ہو تم بہترین امت کہ نکالی گئی اور ظاہر کی گئی واسطے آدمیون کے اور امت کو
جو یہ بہتری اور خوبی حاصل ہوئی بسبب متابعت آنحضرت کے ہوئی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ
اللہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہو تم لوگ محبت رکھتے اللہ تعالیٰ
سے پس میری پیروی کرو خدا تمسے محبت رکھیگا یہان سے معلوم ہوا کہ مہدیکو جو کچھ مرتبہ ملے گا بسبب پیروی
و تبعیت حضرت کے ملے گا پس جسکی پیروی سے مرتبہ حاصل ہووے اُسکا مرتبہ کیون نہ عالی ہوگا دلیل
پنجم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہین طرف جن و انس کے اور حضرت کے پیرو لوگ جسقدر ہین کسی کے
نہین ہین اور بموجب حدیث شریف کے کہ مَن سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجرُہَا وَاَجرُ مَن عَمِلَ بِہَا
الی یوم القیامۃ یعنی جسنے ایک سنت اور طریقہ اچھا نکالا اوسکو اس طریقے پر آپ چلنے کا بھی ثواب
ملے گا اور جسقدر لوگ قیامت تک اس طریقے پر چلینگے اون سب کے ثوابون کے برابر بھی ثواب اُسکو ملے گا
اب ثابت ہوا کہ انکے مہدی جونپوری نے مدت العمر جو کچھ ریاضت اور عبادت ظاہری اور باطنی کہ دونون مین
دعوی بکمال اتباع حضرت رسالت کا رکھتے تھے کر کے ثواب کمایا تھا اوسکے برابر حضرت کو بھی پہونچا اور سوا
انکے بارہ سو برس مین مشرق سے مغرب تک جسقدر مسلمان علما و اولیا و ائمہ دین و جمہور مسلمین روم و شام
و مغرب و کردستان و بلاد مصر و حبش و عربستان و سیستان و کابلستان و چین و ترکستان و سندو دکن و ہندوستان
و خطا و ختن و تبت و جاپان و عراق و خراسان و بلغار و داغستان و مکران و مازندران و جزائر دریاے شور وغیرہ مین
اعمال صالحہ بجا لائے ہین کہ وہ خلائق اور انکے حسنات حد حساب سے باہر ہین سب آنحضرت کے واسطے
موجب ترقی درجات کے ہین اسیواسطے حضرت جابجا احادیث صحیحہ مین کثرت امت پر فخر فرماتے ہین
اور مہدی جونپوری کے پیرو اس خلائق بیشمار کے سامنے ایسی نسبت رکھتے ہین جیسے کہ قطرے کو
دریا سے اسلیے کہ وہ تو یہی چند ڈھونڈاری و مارواڑی و گجراتی و دکنی ہین اور بس سو وہ بھی مدتون سے سوا
چند فقیرون اور سیونکے باج خوری و ظلم شعاری و دنیاداری مین مشغول ہو کر مرجاتے ہین کہ انکے مہدی کے
اقوال کے موافق نہ ہجرت اور ذکر دائمی کے انکا ایمان بھی صحیح کہان ہوتا ہی جیسا کہ باب اول مین معلوم ہوا
اور مرتے وقت کا ترک دنیا اور توبہ کرنا اگر بالفرض مقبول بھی ہو جب بھی تمام مدت عمر گذشتہ مین اعمال صالحہ سے
آپ بھی محروم رہے اور اپنے مہدی کو بھی محروم رکھا اور کچھ انکی ترقی درجات کا سبب نہوئی دلیل ششم

اللہ سبحانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ قرآن کہ ہر جگہ سورت سے [illegible] کا مقابلہ کر [illegible]
فرمایا کہ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ ؕ یعنی اگر اس قرآن مین کچھہ شبہہ ہی تو اسکے مانند ایک سورت بنالاؤ اور
سب سے چھوٹی سورت سورۂ کوثر ہی کہ تین آیت کی ہی پس ہر تین آیتین تمام مخلوق کو مقابلے مین عاجز
کردین اور چونکہ قرآن مین کچھہ اوپر چھہ ہزار آیت ہی پس لازم ہوا کہ فقط قرآن مین کچھہ اوپر دو ہزار معجزہ ہوا قطع نظر
دوسرے معجزات سے اور جب کہ موسی علیہ السلام کو نو معجزون سے فخر تھا حضرت کو ہزارہا معجزون سے
کیسا کچھہ فخر حاصل ہوگا حالانکہ یہ معجزات قرآنیہ اور انبیا کے معجزون سے کیفیت مین بھی افضل ہین اسواسطے
کہ وہ اونھین کے دم تک تھے اور بعد انکے اب کوئی دیکھا چاہے تو میسر نہیں ہین بخلاف معجزات قرآنی کے کہ
جسوقت جسکا دل چاہے دیکھہ لے اور جس سے چاہے مقابلہ کرلے کہ کوئی جن و انس ایسا کلام بنا نہین سکتا ہے
اور ظاہر ہی کہ خلعت جسقدر اشرف ہوگا صاحب اُسکا افضل ہوگا اب سنیے مہدی متنازع فیہ کے
قرآن کا حال کہ انھون نے تمام عمر مین یہ عبارت تیار فرمائی اور دعوی کیا کہ یہ کلام مجھسے خداے تعالی
نے بلے واسطہ فرمایا ہی مگر اس مطلب کی تقریر ایسی بنے ڈھب کی کہ اوسی سے واسطہ بھی نکلتا ہی
اور عبارت خدائی ایسی بنائی کہ جو سنتا ہی سو ہنستا ہی شاید کہ خراسان کے سفر مین کہین کشمیر کے قریب
یہ عبارت بنی ہی کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہی وہ عبارت یہ ہی کہ سید خوندمیر انکے داماد و خلیفہ نے شرح
عقیدۂ شریفہ مین کہ جسکو مہدوی کلمات مہدی سے نازلات آسمانی سے جانتے ہین نقل کی ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم قال الامام المہدي صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ
بلا واسطۃ جدید الیوم قل اني عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مہدي الزمان وارث
نبي الرحمان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان
انتہی اب انصاف کرکے خود اور انکے خداوندون کی عبارت کو بغور ملاحظہ کرنا چاہیے خود کا مقصود یہ ہی
کہ مین بلا واسطہ فرشتونکے خداے عالم سے تعلیم پاتاہون اور عبارت سے بمقتضا اس قاعدے
کے کہ نفی مقید مین انتفا قید کا ہوتا ہی نہ اصل مقید کا یہ معنی نہین سمجھے جاتے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہی کہ
واسطۂ جدید نہ تھا ورنہ لفظ جدید لغو ہوجاتا ہی اور اس سے واسطۂ قدیم کے نفی نہ نکلے اب پوچھا جاتا ہی
کہ واسطۂ قدیم کون ہی اگر جبرئیل مراد ہین تو کیا سبب کہ ہمیشہ کلام معجز نظام لایا کرتے تھے اور تمہارے
پاس ایسا کلام لائے کہ طلبۂ نحوخوان بھی اس سے بہتر بنا سکتے ہین اور اگر سواے جبرئیل کے کوئی

دوسرا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ کلام من اللہ نہین ہی ورنہ ایسا ساقط از رتبۂ بلاغت سے کیون ہوتا اور مہدوی
اپنی کتابون مین تیس فرض بیان کرتے ہین اونمین ایک فرض یہ بھی ہی کہ مہدی کو ہر روز بے
واسطہ او نو تعلیم خدا سے جاننا چنانچہ سید میران جی نے اسی عقیدۂ خوندمیر سے یہ احکام مستنبط کیے ہین
اس عبارت مین اگر لفظ او نو لفظ واسطہ سے متعلق رکھو تو اسکا تعرض ہوچکا اور اگر لفظ تعلیم سے
متعلق کرو تو یہ معنی عجب ہونگے کہ جدید منصوب پڑھا جاوے حالانکہ جیسا کہ جدید کے بعد تاے
تانیث نہین ہی الف بھی سواے الف الیوم کے کسی نسخے مین نہین ہی اور بالفرض اگر ہو تو بھی عبارت
تکلف و سخافت سے خالی نہین ہی اب عبارت آسمانی کو دیکھا چاہیے کہ قطع نظر رکاکت عبارت و ترکیب
سے کہ بادی النظر مین معلوم ہوتا ہی کہ کلام کسی عرب یا ادیب کا نہین ہی خطاے لفظی و معنوی سے
خالی نہین ہی اسواسطے کہ لفظ علم کا عالم علم الکتاب و الایمان مین نرے موقع محض ہی عالم الکتاب بس تھا
علم کو عالم کا مفعول ٹہرانا غلط یا پر تکلف ہی دوسرے یہ کہ ایمان کا عطف علم پر یا کتاب پر کسی پر زیبا نہین
معلوم ہوتا کہ عالم الایمان یا عالم علم الایمان ہر دو نازیبا ہی کیونکہ ایمان خود علم ہی گرویدگی کے ساتھہ
اور ایسی حال ہی مبین الحقیقت والشریعت والرضوان کا کہ اگر رضوان سے مراد اسباب رضاے الٰہی ہین
تو حقیقت اور شریعت اوسکو جامع ہی پس عطف رضوان کا بجز درشتی اسجاع کے نرے معنی ہی اور اگر
مراد یہ ہی کہ مبین معنی لفظ رضوان کا ہون تو کچھہ حاجت بیان کی نہین ہی کہ سب جانتے ہین غرض کہ
کلام کسی درجہ بلاغت کیا بلکہ محاورہ اور روزمرہ سوقیان عرب کے بھی مطابق نہین ہی پس اس
کلام کو ساتھہ کلام قرآنی کے جو نسبت ہی وہی نسبت مہدی جونپوری کو ساتھہ حضرت رسالت کے
ہی اور نسبت کلامین مین یہ ہی کہ کلام قرآنی اعلی درجۂ بلاغت مین حد اعجاز پر ہی اور یہ کلام بلغا کے نزدیک
ادنی درجۂ بلاغت سے بھی ساقط اور نیچے ہی کیونکہ جو کلام کہ فی نفسہ صحیح الاعراب اور مفید معنی مقصود کو
موافق قواعد عربیت کے ہو لیکن لطائف اور خواص زائدہ سے معرا ہو بلغا اسکو ادنی درجۂ بلاغت
سے ساقط اور ملحق باصوات الحیوانات کہتے ہین **دلیل ہفتم** قال اللہ تبارک و تعالی
عَسیٰ اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً یعنی قریب ہی کہ اوٹھاوے تمکو اے محمد رب تمہارا مقام
محمود مین مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ مفسرین کا اتفاق ہی کہ کلمۂ عسی کا جناب باری کی طرف سے واجب
ہوا کرتا ہی اسواسطے کہ کلمۂ عسی دال ہی اطماع پر اور محال ہی کہ جناب باری تعالی کسی کو طمع دیوے اور

امید وار فرماوے پھر محروم رہے پس یقینی ہوا کہ حضرت کو اللہ تعالی مقام محمود عنایت فرماویگا اور واحدی
نے کہا کہ مفسرین نے اجماع کیا ہی کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہی اور محمود اسواسطے کہتے ہین
کہ جب ایسی حالت اضطرار مین کہ اولین و آخرین اہل محشر بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دیچکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھکر شفاعت کرینگے اور مخلوق کو اوس حالت سے نجات دیوینگے تمام
اولین اور آخرین حمد و ثنا مین آنحضرت کی زبان کھولینگے اور سب دنی اور اعلی پر منکشف ہوجاویگا کہ جو قرب
و منزلت حضرت کو درگاہ بے نیاز مین حاصل ہی کیسیکو حاصل نہین ہی چنانچہ حدیث صحیح امام بخاری اور مسلم کی
اسپر شاہد عادل ہی کہ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی مین
سردار آدمیونکا ہون دن قیامت کے تم جانتے ہو کہ کس سبب سے یہ سیادت مجھکو حاصل ہی اللہ تعالی اولین
اور آخرین کو ایک زمین پر جمع کریگا اور آفتاب اونکے سرونکے نزدیک ہوجائیگا اور اسقدر غم اور سختی ہوگی
کہ طاقت برداشت کی نرکھکر حامی اور شفیع ڈھونڈھتے پھرینگے پہلے آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور
کہینگے کہ تم تمام بشر کے باپ ہو تمکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی طرف سے روح تم مین
پھونکی اور ملائک کو تمہارے سجدے مین جھکایا اور بہشت برین مین تمکو بسایا ذرا ہماری شفاعت اپنے
رب کے پاس نہین کرتے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ ہم کس بلا مین گرفتار ہین حضرت آدم فرماوینگے کہ میرا رب
آج کے روز ایسا غضب مین ہی کہ نہ کبھی ایسا غضب مین ہوا تھا اور نہ ہوویگا اور مجھکو تو ایک درخت سے
ممانعت فرمائی تھی مجھسے نافرمانی ہوگئی ہی نفسی نفسی مین اپنے نفس کی بخشائش کی فکر مین ہون کسی
اور کے پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ پھر نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے اور وہان سے بھی ایسی تقریر ہوکر
محروم پھرینگے غرض کہ اسیطرح حضرت ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام کے پاس بدلالت ایک دوسرے
کے جاوینگے اور ہر جاے سے اسی قسم کے عذر و حیلے سنکر مایوس پھرینگے جب آخر کو بدلالت عیسی علیہ السلام
کے حضرت خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین کے پاس آکر بولینگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم رسول اللہ ہو
اور خاتم الانبیا ہو اور تمکو یہ شرف ہی کہ تمہارے پہلے اور پچھلے گناہ سب معاف ہین یعنی اگر تمسے بالفرض
کچھ گناہ بھی ہوا ہوتا تو پہلا اور پچھلا سب معاف ہوتا آپ نہین دیکھتے ہین کہ ہم کس حالت مین مبتلا
ہین ہماری سفارش کیجیے اپنے پروردگار کے پاس پس چلونگا مین پس آؤنگا نیچے عرش کے اور سجدے
مین گر رہونگا اور وہ حمد و ثنا خدا تعالی میرے دل پر کھولے گا کہ کسی پر مجھسے پہلے نہین کھولا ہی اور حکم

ہوگا کہ ای محمد اوٹھاؤ سر اپنا مانگو دیے جاؤ گے شفاعت کرو قبول کی جائے گی پس مین سر اوٹھا کر عرض
کرونگا امتي يا رب امتي يا رب مین اپنی امت کو مانگتا ہون ای رب میرے الحدیث القصہ اگرچہ اصالۃ
امت کا سوال ہی مگر بطفیل انکے سب خلق کا راستہ نکلے گا کہ اس طپش اور انتظار سے نجات پاکر ہر شخص اپنے
مقام کو پہونچیگا کہا الانتظار اشد من الموت کہتے ہین اوسوقت ایک عالم حضرت کی ثناخوانی مین مصروف
ہوگا کہ جان لیوے گا کہ اس جوش غضب الٰہی مین کہ کسی نبی مرسل اور ملک مقرب کو طاقت دم مارنے کی
نتھی حضرت کا وہ جاہ و رتبہ تھا کہ جو مانگا سو دیا گیا اور جو کہا سو سنا گیا کوئی شخص خدائے عالم کے پاس
یہ مقام و منزلت نہین رکھتا ہی جو کہ آپ کو حاصل ہی اور کتب حدیث مین بروایات کثیرہ یہ حدیث وارد ہی
مگر کسی مین یہ نہین ہی کہ خلق اس حالت مین جیسا کہ پیغمبرون کے پاس دوڑے گی مہدی کے پاس بھی
آئیگی یا کہ مہدی بھی حضرت کے ساتھ مقام محمود مین ہونگے پس معلوم ہوا کہ اہل محشر سے جانین
گے کہ سواے انبیا علیہم السلام کے کوئی شخص طاقت اسکام کی نہین رکھتا ہی مہدی ہو یا فرشتہ یا ولی
اس سبب سے کسی سے سوائے پیغمبرون کے ملتجی نہونگے جب امام مہدی حقیقی کو بھی اس مقام مین دخل
نہوگا تو مہدی جونپوری کا کیا حساب ہی اور قطع نظر اسکے اونکو اوسوقت فرصت کہان ہوگی کہ خلق
خدا کے اس حال زار پر رحم کرین یا متوجہ ہووین وہ اپنی کدخدائی کی فکر مین تگ و پو کر رہے ہونگے چنانچہ تحفۃ فضائل
مین لکھا ہی کہ محشر مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہدی نوری ہاتی پر سوار ہونگے کہ نام اوسکا محمود ا
ہوگا اور گرد اسکے انبیا اور رسل اولوالعزم اور اولیا و شہدا اور حجاج وغیرہم مومنین امت محمدی چلتے
ہونگے اور دانت اس ہاتی کے اسقدر لنبے ہونگے کہ ان پر تمام فرقہ مہدویہ سوار ہوگا غرض کہ
میدان حشر مین کہ خلق اپنے حال مین مبتلا ہی گشت کر کے آگے ذوالجلال کے آکر نکاح اور جلوہ
ساتھ بی بی مریم اور بی بی آسیہ کے ہوگا بعد اسکے عرصات مین آکر دو محمد شفاعت کرینگے انتہی
سبحان اللہ خلق اس حال پریشان مین مبتلا ہو کہ آفتاب سر پر ہی اور مجمع اولین و آخرین سے
ایک کشاکش ہو رہی ہو اور پسینا کسیکے گھٹنون تک کسیکی کمر تک کسیکے مونہہ تک اور دوزخ کو
ملائک کھینچکر سامنے کر دیوین کہ اوسکے شعلے اور سوزش علاوہ تکلیف دے رہین ہوا اوسوقت
ان بزرگوار کو اپنی شادی سوجھے اور شفاعت کو شادی کے بعد پر رکھین اور حضرت خاتم الرسالت
اور دوسرے انبیا کا حال تو معلوم ہوا کہ انبیا اپنے اپنے نفسون کی فکر مین ہیبت الٰہی سے لرز رہے

ہونگے اور آنحضرت خلق کے بچانے کی فکر مین سات روز تک سجدے مین پڑے ہونگے کہان یہ
شادی اور فیل سواری اور کہان وہ حضرت **نظم** سینہ صافان اغم محنت کشان بیش از خود ست ؎
آب می نالد ازان بار ہی کہ بر پشت پل ست ؎ بنی آدم اعضای یکدیگرند ؎ کہ در آفرینش زیک گوہرند
تو کز محنت دیگران بیغمی ؎ نشاید کہ نامت نہند آدمی ؎ طرہ یہ کہ ہاتی کسی روایت میں اوس عالم کے
مرکب مین سننے مین نہین آیا تھا شاید کہ مارواڑ یا پورب و دکن سے گیا ہوگا کہ وہان کے عالم کا
رنگ دیکھکر نوری بن گیا ہوگا غلط کہا مینے محمود نام اوس ہاتی کا تھا کہ اصحاب فیل کے ہاتون
مین کہ خانہ کعبہ ڈھانے کو آئے تھے سب سے زیادہ قوی و بڑا تھا اس ہاتی کا بھی وہی نام ہی اغلب
کہ وہی ہی اور سب سواریان براق اور گھوڑے اور اونٹ اور تخت روان چھوڑکر ہاتی کے اختیار
کرنے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ شادی ساتھ بی بی آسیہ جورو فرعون کے ہی اور پہلا خاوند کہ ہاتی دم آنت
کے تخت پر بیٹھا تھا جب تک دوسرا خاوند خود ہاتی پر نہ بیٹھے تو کیا فخر و ترجیح ہوگی اور اسیواسطے
تمام مہدویونکو دانتون پر سوار کیا تا کہ معلوم ہو کہ شوہر نخستین اگر برائے خود ایک تخت عاج رکھتا تھا
یہان ہر چیلہ اور بالکا آج عاج پر سوار ہی کہ نخوت فرعونی اوسکے سامنے نگونسار ہی علاوہ یہ کہ دیلمی نے
حضرت عایشہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی تزویج کردیگا میرے
ساتھ بہشت مین مریم بیٹی عمران اور کلثوم خواہر موسی اور آسیہ عورت فرعون کو اور طبرانی نے بھی
کبیر مین حضرت مریم اور آسیہ کا زوجہ آنحضرت ہونا روایت کیا جیسا کہ سیرت محمدیہ مین موجود ہی
پس یہ دونون بیبیان مہدی جونپوری کی مان ہوئین بمنطوق اس آیت کے کہ ازواجہ امہاتہم
یعنی جورووان پیغمبر کی مائین ہین مومنین کی پس شیخ جونپور کو اپنی مان کے ساتھ نکاح کسطرح حلال
ہو سکتا ہی کہ یہ ٹھاٹھ شادی کا باندھا جاتا ہی نعوذ باللہ من سوء الفہم اب اس خرافات کو چھوڑکر
دلیل ہشتم کا بیان کیا جاتا ہی **دلیل ہشتم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر
واول شافع واول مشفع رواہ مسلم وابوداود یعنی فرمایا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ مین سردار اولاد آدم کا ہون دن قیامت کے اور سب سے پہلے قبر مین سے مین
نکلونگا اور سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے اول میری ہی شفاعت مقبول ہوگی

انتہی شرح عقائد مین علامۂ تفتازانی نے کہا کہ استدلال اس حدیث سے ضعیف ہی اسواسطے کہ
اس سے اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ حضرت افضل اولاد آدم سے ہین نہ کہ آدم سے ملا علی قاری نے
جواب دیا کہ اولاد آدم مین بعضے بالاجماع آدم علیہ السلام سے افضل ہین جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کہ حضرت آدم کے افضلون سے افضل ہوئے آدم سے بلا شبہ
افضل ہوئے اور علاوہ یہ کہ ابن آدم سے کبھی نوع انسانی مراد ہوتی ہی پس آدم بھی داخل ہوئے اسیواسطے
حدیث شفاعت مین لفظ انا سید الناس کا آیا ہی اور بعضی حدیثون مین جو آیا ہی کہ پیغمبرون مین
ایک کو دوسرے پر تفضیل ندیو اور مجھکو موسی پر تفضیل ندیو اور کسیکو لائق نہین ہی کہ کہے مین یونس
ابن متی سے بہتر ہون اسکا جواب پانچ طرح سے ہی ایک کہ یہ باتین اوسوقت فرمائی ہین کہ حضرت کو
ابھی معلوم نہوا تھا کہ مین افضل سب سے ہون دوسرے یہ کہ تواضع اور انکسار سے فرمایا ہی
تیسرے یہ کہ اوس تفضیل سے منع فرمایا ہی کہ جس مین دوسرے انبیا کی تنقیص اور بے ادبی ہووے چوتھے یہ کہ
اوس تفضیل سے نہی فرمائی کہ جس مین جھگڑا اور خصومت او ٹھے پانچوین یہ کہ نفس نبوت مین تفضیل نہین
ہی بلکہ تفضیل خصائص اور فضائل زائدہ مین ہی اور نہی کا مدار تفضیل نفس نبوت پر ہی اور اعتقاد تفضیل کا تو ضرور
ہی کہ قرآن شریف مین ہی کہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ
عَلٰى بَعْضٍ دلیل نہم عن ابي سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا سيد ولد ادم يوم القيامة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ
ادم فمن سواه الا تحت لوائي الحديث رواه الترمذي یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ مین سردار اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور نہین ہی یہ بات کچھ فخر سے بلکہ بیان نعمت
الٰہی کا کرتا ہون یا کہ مامور ہون اس امر کے اظہار کا تا کہ اسکے موافق لوگ اعتقاد رکھین اور میرے ہاتھ اور
تصرف مین ہوگا نشان حمد کا اور نہین ہی یہ بات کچھ فخر سے اور نہوگا کوئی پیغمبر اوسدن آدم اور سوائے
آدم مگر سب نیچے نشان میرے کے ہونگے اور تخصیص دن قیامت کی اگرچہ آن سرور سردار سب کے
دنیا اور آخرت مین ہین اسواسطے ہی کہ اوس روز سیادت اور سرداری آپ کی بے خلاف اور بلا نزاع ظاہر ہوگی
بخلاف دنیا کے کہ یہان ملوک کفار اور فقرائے مہدویہ نزاع بھی کہتے ہین جیسا کہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے معنی ہین یعنی اگرچہ آج بھی مالک اللہ تعالی ہی اور ملک

سب وسیکا ہی لیکن چونکہ بعضے مجازاً اپنی طرف بھی نسبت کرتے ہین اوس وزیہ نسبت بھی منقطع ہوجاوے
گی **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت افضل ہین سب خلق سے اسواسطے کہ مذہب اہل سنت کا
یہ ہی کہ آدمی افضل ہی ملائک سے اور آنحضرت بموجب اس حدیث کے سب آدمیون سے افضل ہین اور شیخ محمد
صاحب جونپوری بھی آدمی ہین **دلیل دہم** عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم
ذلك المقام غيري رواه الترمذي یعنی فرمایا خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس پہنایا جاونگا
مجھکو ایک لباس لباسون بہشت سے پھر کھڑا ہونگا مین سیدھے جانب عرش سے کہ کوئی شخص مخلوقات
الٰہی مین سے سواے میرے اس مقام مین نہین کھڑا ہوگا اب غور کیجے کہ شیخ جونپور بھی مخلوقات الٰہی مین سے
ہین اونکو بھی یہ مقام میسر نہو گا **دلیل یازدہم** عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فانه من صلى
علي صلوة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي
الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو فمن سال لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة
رواه مسلم یعنی فرمایا حضرت رسالت مآب نے کہ جب سنو تم مؤذن کو اذان کہتے پس کہو تم جیسا کہ وہ
کہتا ہی پھر بعد اذان کے درود بھیجو مجھپر اسلیے کہ جو شخص مجھپر ایکبار درود پڑھتا ہی اللہ تعالی اوسپر دس بار رحمت
بھیجتا ہی پھر مانگو اللہ تعالی سے میرے واسطے وسیلہ اسواسطے کہ وہ ایک مقام ہی بہشت مین کہ نہین لائق ہی
مگر ایک بندے کے واسطے بندگان خدا مین سے اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ بندہ مین ہوؤن پس
جو شخص کہ مانگے گا میرے واسطے وسیلہ اوترے گی اوسپر شفاعت مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ حافظ عماد الدین
بن کثیر نے فرمایا کہ وسیلہ نام ہی ایک نہایت عالی مقام کا جنت مین کہ تمام مکانات بہشت سے قریب تر عرش
کے ہی اور وہ گھر ہی رسول خدا کا بہشت مین کہ اوسکو درجۂ رفیعہ اور بعضے فضیلہ بھی کہتے ہین اور بعد ایک
ورق کے اوسمین ہی کہ قول اللہ تعالی کا طُوبیٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ طوبی نام ہی ایک درخت کا
کہ اوسکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے بویا ہی زیور اور لباس اوس مین اوگتے ہین اور شاخین اوسکی
دیوارون بہشت کے باہر سے نظر آتی ہین اور جڑ اوس درخت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین ہی اور ہر
مومن کے گھر مین ایک شاخ اوسکی پونچی ہی تاکہ ہر ولی کا حصہ حضرت کے پاس سے ہووے اور حضرت

ف

نے بہشت کو بھر دیا ہی پس ہر ہر ولی کو جو نعمت بہشتی حاصل ہی حضرت کو وہ سب حاصل ہی اسواسطے کہ
ولی نے جو نعمت پائی ہی بدولت پیروی آنحضرت کے پائی ہی الیسی ابلیس نے دوزخ کو بھر دیا ہی کہ جو عذاب کسی
دوزخی کو ہی ابلیس اوس مین شریک ہی انتہی یہ اشارہ ہی طرف اوس حدیث کے کہ مسلم نے ابوہریرہ سے
روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من
تبعهم لا ینقص ذلك من اجورهم شیئا ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل
آثام من تبعه لا ینقص ذلك من آثامهم شیئا یعنی جسنے خلق کو بلایا طرف ہدایت کے اوسکو
اوسکے پیروون کے برابر ثواب ملیگا اور اس سے کچھ انکے ثواب کم نہو جاینگے اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے
اوسپر اسکے پیروون کے برابر گناہ ہووینگے اور یہ بات کچھ اونکے گناہون کو کم نکریگی یہ بھی ایک دلیل قوی ہی
افضلیت حضرت رسالت پر کہ تمام امت مہدی وغیرہ کا ثواب حضرت کی ذات جامع الکمالات مین مجتمع ہی
اور ثوابات ذاتی علاوہ اسکے ہین چند ورق پیشتر اسکی بحث ہو چکی ہی اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ آیت
وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی جو شخص کہ اطاعت کرینگے خدا و رسول کی وہ اون لوگون کے ساتھ
ہونگے کہ جن پر حق تعالی نے انعام کیا ہی کہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین اور صحیحین کی حدیث
کہ انت مع من احببت یعنی تو اُسکے ساتھ ہوگا کہ جس سے محبت رکھتا ہی اور سوا اسکے اور احادیث
اس مضمون کی ہین ان سب کا یہ مطلب نہین ہی کہ اطاعت کرنے والے اور محبت رکھنے والے پیغمبرون کے
ساتھ ایک درجے مین ہونگے ورنہ لازم آوے کہ فاضل و مفضول اور خادم و مخدوم برابر ہو جاوین
کہ یہ ہرگز جائز نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ یہ لوگ جنت مین اسوضع پر ہونگے کہ ہر ایک دوسرے کو دیکھنے کی
اور ملاقات کرنے کی قدرت رکھتا ہوگا اگرچہ مکان دوسرے کا عالی اور مرتبہ بلند ہو اسواسطے کہ جب حجاب
اور پردہ اوٹھ گیا تو ایک دوسرے کو مشاہدہ کر سکتا ہی یہی معنی ہین اس معیت کے دلیل دوازدہم
عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة کنت
امام النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر رواه الترمذی یعنی فرمایا حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم نے کہ جب ہوگا دن قیامت کا ہونگا مین امام پیغمبرون کا اور خطیب انکا اور صاحب شفاعت
انکا بلا فخر طریق استدلال اس حدیث سے یون ہی کہ حضرت کا امام الانبیا ہونا یہان سے ثابت ہوا

اور انبیا باجماع امت اور بمقتضاے آیت اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوحًا الآیہ سے افضل ہین تمام
بلکہ عالم سے پس حضرت بھی امام اور افضل ہین سب سے **دلیل سیزدہم** عن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا
خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ
والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد ادم علی ربی یطوف
علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی والدارمی یعنی فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین سب آدمیون سے پہلے قبر سے نکلونگا جب کہ اوٹھاۓ جاوینگے
اور مین آگے ہوکر لے چلونگا اونکو جب کہ خداے تعالی کے پاس آوینگے اور مین انکی طرف سے خطبہ
خوانی اور معذرت خواہی کرونگا جب کہ وہ حیران ہوکر چپ ہوجاوینگے اور مجھسے شفیع ہونے کے
خواہان ہونگے جسوقت کہ میدان موقف مین روکے جاوینگے اور مین خوشخبری سنانے والا ہونگا
جسدم کہ ناامید ہوجاوینگے کرامت اور کنجیان اوسدن میرے ہاتھہ مین ہونگی اور نشان حمد کا اوسدن
میرے ہاتھہ مین ہے اور مین بزرگتر اولاد آدم کا ہون اپنے پروردگار کے پاس پھرینگے میرے اطراف
ہزار خادم مانند انڈون صاف اور محفوظ کے یا مانند موتیون بکھرے ہوے کے **دلیل چہاردہم**
انا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین وانا اکرم
الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین سب سے اول
حلقے دروازے بہشت کے ہلاؤنگا پس کھولے گا اللہ تعالی واسطے میرے پھر داخل کریگا مجھکو اوسمین
اور میرے ہمراہ فقراے مومنین ہونگے اور مین اکرم و افضل اولین و آخرین کا ہون اللہ تعالی کے پاس
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ وسلاما دائما ابدا یہ ٹکڑا ہے ایک بڑی حدیث کا کہ ترمذی اور دارمی نے
روایت کی اور مشکوۃ مین بھی موجود ہے اسقدر آیات و احادیث مسلمان باایمان کے واسطے کافی ہین
اسلیے اسیقدر پربس کیا ورنہ سواے اسکے اور بہت احادیث اس مضمون کی بروایات مختلفہ کتب حدیث
مین موجود ہین کہ اگر سب کے راویون کو جمع کرکے دیکھا جاوے تو تواتر معنوی ہوجاتا ہے غرض کہ یہ بات
کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الناس ہین اور کوئی آدمی اولین و آخرین مین حضرت کے
ستبے کے برابر [illegible] باحادیث متواتر المعنی کہ دلیل قطعی ہوتی ہے اور باجماع اہل اسلام کہ وہ بھی دلیل قطعی ہے

ثابت ہی بلکہ خاص صحابہ حضرت کے اسپر ترقی کرکے حضرت کو تمام اہل زمین اور اہل آسمان سے بھی افضل
جانتے ہین چنانچہ مشکوۃ المصابیح مین بروایت دارمی کے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی
کہ فرمایا انھون نے کہ ان اللہ فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء الخ
یعنی بتحقیق اللہ تعالی نے فضیلت دی ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبرون پر اور اہل آسمان پر اور پیغمبر تو
سب بنی آدم سے افضل ہین باجماع اور بآیت مذکور الصدر پس آنحضرت سب سے افضل ٹھہرے مگر فرقہ
مہدویہ عجب قوم ہی کہ کتابین انکی بھری ہین اس مطلب سے کہ ہمارے عقائد اور مہدویکے اقوال کوئی
مخالف اجماع اور دلائل قطعیہ کے نہین ہین حالانکہ صدہا باتین انکی مخالف اجماع اور نصوص قطعیہ ہین چنانچہ
مقامات گذشتہ مین بخوبی ظاہر ہو چکا اور آگے بھی انشاء اللہ آویگا **قولہ** اور پھر یہ حکم عام ہی نور الانوار مین مذکور ہی
کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کہ ہر عام ظنی ہی کہ اس سے کوئی نکوئی فرد خارج ہی اگرچہ ہم واقف نہوین
پس عام واجب کرتا ہی عمل کو نہ اعتقاد کو مثل خبر واحد اور قیاس کے انتہی ہان امر اختلافی بین المجتہدین
ظنی ہی بالاتفاق اب بنا بر اس مسئلے کے ہوا یہ حکم ظنی نہ یقینی **جواب** اگر یہی مطلب امام شافعی کا ہی جو کہ
تم سمجھے ہو تو تم کو لازم ہی کہ بیان کرو کہ اس عام سے کہ ان اللہ بکل شیء علیم وللہ ما فی السموات
والارض کونسا فرد مخصوص ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام تو نہایت عالی ہی سوائے تمھارے
کوئی ادنی مسلمان بھی سمجھیگا کہ کسی شی کو اللہ تعالی نہین جانتا ہی یا کوئی چیز آسمان و زمین مین ایسی ہی
کہ اللہ سبحانہ اسکا مالک نہین ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حقیقت حال یہ ہی کہ میان مہدوی
نے اپنے مطلب کی ڈھند مین اندھا دھند کرکے غلط مبحث کر دیا **شعر** چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوے دیدہ شد ورنہ اگر ذرا بھی تامل کتابون اصول مین مانند تحقیق الحسامی وغیرہ
کے کرتے تو صاف معلوم ہو جاتا کہ ہر عام مین خلاف نہین ہی بلکہ جس عام پر کوئی دلیل عدم تخصیص قائم
نہین ہی اسکو اکثر شافعیہ اور مالکیہ اور بعضے ہم مین سے جیسے امام ابو منصور ماتریدی اور مشائخ سمرقند
ظنی کہتے ہین اور ابو الحسن کرخی اور ابو بکر جصاص اور مشائخ عراق اور عامہ متاخرین قطعی اور یقینی
جانتے ہین اور جس جگہہ کوئی دلیل اس بات پر دال ہی کہ یہان اس عام کے جمیع افراد مراد ہین اور کوئی فرد اسکا
اس حکم عام سے مخصوص و خارج نہین ہی اسکو یہ سب اہل سنت بالاتفاق یقینی اور قطعی جانتے ہین
اور یہی عام مدلل کو کلیہ ما من عام الا وقد خص منہ البعض سے مخصوص کرتے ہین وگرنہ

مہدویون کی دلیل درجہ ظنی کو نہین پہونچتا [illegible] حکم عام سے شمول اور قطعیت کا بیان

وہ کلیہ خود اپنے نفس خ مبطل ہو جاوے اب خیال کیجیے کہ کوئی ولی مرتبۂ نبی کو نہیں پہونچتا ہی اس عقیدۂ
عامہ پر کسقدر کثرت سے دلائل قرآن و حدیث و اجماع و اقوال سلف و خلف سے اوپر کے قول کے
جواب مین مذکور ہو چکے کہ سب دال ہین اس بات پر کہ اہل اسلام کے نزدیک کوئی فرد اس عام سے مخصوص
نہین ہی اور کوئی ولی کسی نبی کے درجے کو یا جناب سید العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقام کو نہین
پہونچتا ہی پس یہ حکم عام سب شافعیہ اور حنفیہ وغیرہم کے نزدیک بالاتفاق قطعی و یقینی ٹھہرا اور میان مہدویوں کا
ظن فاسد نکلا **قولہ** اور پھر دلیل اس حکم کی کتب کلامیہ مین مثل شرح عقائد نسفی کے اسطرح ہی کہ انبیا
علیہم السلام معصوم ہین مامون ہین خوف خاتمہ سے مکرم ہین وحی اور مشاہدے سے ملک کے مامور ہین تبلیغ
احکام و ارشاد انام سے انتہی یہان یہ اوصاف حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے لیے بھی ثابت ہین
شرع شریف مین بخلاف باقی اولیا کے جیسا کہ اوائل طحطاوی شرح درمختار مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کی تعریف کے مقام مین مذکور ہی کہ تحکم کریگا مہدی مگر ایسا حکم کہ لایا ہی طرف اسکے فرشتہ نزدیک سے
اللہ تعالی کے جو بھیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے کہ باز رکھے مہدیکو خطا سے اور یہ حکم مہدیکا وہی شرع پاک
محمدی ہی الیسئی کہ اگر ہوتے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ اور ظاہر ہوتے یہ مسئلے تو نہ تحکم کرتے انمین مگر
موافق حکم مہدی کے انتہی اب بنظر اس دلیل کے نہین داخل ہی مہدی علیہ السلام اس حکم مین **جواب**
خلاصہ کلام طحطاوی کا یہی ہی کہ مہدی علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ موکل رہیگا کہ اونکو احکام مین
خطا کرنے سے بچاویگا اور یہ کچھ خاصہ حضرت مہدیکا نہین ہی بلکہ ہر حاکم عادل اور قاضی منصف کے
ساتھ کہ بغیر اپنی خواہش و درخواست کے جبراً قاضی کیا جاوے ایک فرشتہ رہتا ہی چنانچہ ترمذی اور
ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
من ابتغی القضاء وسال وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ
یعنی جسنے کہ خدمت قضا کو خود طلب کیا اوسکو اوسکی ذات پر چھوڑ دیتے ہین اور جسکو بہ جبر و اکراہ
کسی نے قاضی بنایا اوسپر اللہ تعالی ایک فرشتہ نازل کرتا ہی کہ اوسکو راہ راست پر چلاتا ہی اور احکام مین
خطا سے بچاتا ہی انتہی اب اگر مہدویونکے مذہب مین اوسی فرشتے کے اوترنے سے آدمی پیغمبر
ہو جاتا ہی تو مہدی جونپوری کیا بلکہ تمام دنیا کے قاضیونکو شاید یہ لوگ اپنے مذہب کے انبیا بناوینگے
بلکہ توریت شریف مین لکھا ہی کہ قاضی برحق کے ساتھ دہنے اور بائین دو فرشتے رہتے ہین

کہ اُسکو احکام مین بیراہ راست بتاتے ہین او تلمید فرماتے ہین چنانچہ مشکوۃ المصابیح مین بروایت سعید
بن المسیب کے منقول ہے اب منطوق اس مثل کے کہ ہر سیر کو سوا سیر ہی یہ قاضی و فرشتے والا کچھ مہدی
جونپوری سے بھی پہلے درجے پر ہی اب شاید کہ میان مہدوی اوسکو دوہرا پیغمبر جانینگے اور اپنے مہدیکو
اکھرا پیغمبر سمجھینگے اتنا بھی تامل نکیا کہ طحطاوی کی عبارت سے یہ کہان نکلتا ہی کہ مہدی معصوم ہین
مامون ہین خوف خاتمے سے مکرم ہین وحی سے اور مشاہدے سے ملک کے مامور ہین تبلیغ احکام اور ارشاد
انام کے اور کیسے مونہہ بھر کے کہہ دیا کہ یہ سب اوصاف مہدیکے لیے ثابت ہین شرع شریف مین وہ کونسی
تمھاری شرع ہی کہ جس مین یہ سب اوصاف مہدی کے واسطے ثابت ہین اس شرح درمختار کو جو شرع
بنایا تھا اوسمین تو ان مین سے ایک بات بھی مذکور نہین ہی اور فرشتے کے نازل ہونے سے فرشتے
کا مشاہدہ لازم نہین آتا ہی **قولہ** سوال اگر یہ اوصاف ثابت ہین حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے
تو ہوئے حضرت بھی نبی کیونکہ شرع شریف مین نبی ایسے اوصاف والے کو کہتے ہین اب بات مخالف ہی
کتاب و سنت و اجماع کے کہ بعد خاتم انبیا علیہم السلام کے نبی ہونا جائز نہین ہی جواب طحطاوی کے
مقام مذکور مین مذکور ہی کہ ولیکن حدیث کہ نہین ہی وحی بعد میرے سو یہ حدیث باطل بے اصل ہی ہان
حدیث ثابت ہی کہ نہین ہی نبی بعد میرے سو معنی اسکے علما کے پاس یہ ہین کہ نہوگا نبی ایسا کہ صاحب
شرع جدید ہو جو منسوخ کردیوے اس شرع شریف کو انتہی اب اس تقریر سے معلوم ہوا کہ معنی
کتاب و سنت و اجماع کے بھی علماے اہل سنت وجماعت کے پاس یہی ہی کیونکہ یہ تینون ایک معنی پر
وارد ہین پس اب ہونا مہدی علیہ السلام کا اس اوصاف پر متبع اس شرع شریف کے ہوکر نہین مخالف ہی
کتاب و سنت و اجماع کا کیونکہ بنا بر معنی مذکور کے نبی مشرع ہونا شرع شریف سے ممنوع ہی نہ نبی
متبع ہان حضرت متبع ہین نہ مشرع جیسا کہ طحطاوی مین یہ بات مذکور ہی **جواب** غرض کج فہمی کا
علاج نہین ہو سکتا یہ میان مہدوی جس کتاب پر ہاتھ ڈالتے ہین ایسا مطلب اُس سے نکالتے ہین
کہ مصنف کی روح کو بھی اُسکی خبر نہ تھی چنانچہ یہان بھی اپنی عادت کے موافق ایسا ہی کیا کہ آج تک
اپنے دل کا حال درپردہ رکھکر اپنے شیخ کو فقط مہدی پکارتے تھے اب کھول کر خلاصہ اپنے مکنون
خاطر کا ظاہر کیا کہ وہ پیغمبر ہین معلوم ہوا کہ محض اتنے واسطے کہ مسلمانون کو پیغمبری جونپوری سنکر
وحشت ہووے انکا اسے راز نہین کرتے ہین وہ پیغمبری کیا پیغمبرون سے اونکو افضل جانتے ہین

ظاہر بیان مخلص مہدوی کیا کہ مہدی پیغمبر جونپوری ہے

چند روز کے اول ایک عالم اس مذہب کے ملاقات عید کے واسطے آئے تھے میںنے اونسے کہا کہ تم لوگ
اپنے پیر کو پیغمبر اعتقاد کرتے ہو نہایت انکار کیا کہ حاشا کہ ہم پیغمبر کہتے ہوں ہم فقط مہدی جانتے ہین
بندے نے یہی مقام اس کتاب کا دکھلایا بلے تامل مصنف اس کتاب کی تکذیب کرنے لگے اور یہ
نہ سمجھے کہ اس بیچارے نے کیا کیا تمھارے سب بزرگواروں نے جیسا مہدیکو برابر و مساوی حضرت
خاتم النبیین کے ٹھہرایا البتہ حضرت ابراہیم و موسی و عیسی علی نبینا و علیہم السلام سے افضل جانا
چہ جائے دوسرے انبیا کی اور ہر کہ و مہ کی زبان پر کلمہ نبی مہدیکا جاری رہتا ہی آدم بر سر مطلب کہ علمائے
اہل سنت حضرت امام ہمام مہدی حقیقی کو بھی پیغمبر نہیں جانتے پس تمہارے مہدی جعلی کو کیا مانتے
ہین اور طحطاوی کا مطلب یہ نہین ہی جو کہ تم سمجھے ہو بلکہ طحطاوی نے صاحب فی خائر تہمات سے اور اونے
صاحب اشاعہ سے اور اونے المشرب الوردی فی مذہب المہدی تالیف ملا علی قاری رحمہم اللہ
سے نقل کیا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ بعضے جاہل حنفی جو اعتقاد رکھتے ہین کہ عیسی علیہ السلام تقلید مذہب
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرینگے سو سراسر باطل ہی اور جو حکایات اس مقدمے مین وضع کی ہین وہ
بالکل خطا و ناحق ہین اور عیسی علیہ السلام صفت نبوت پر برقرار ہین جو شخص انکے سلب نبوت کا
قائل ہووے وہ کافر ہی یقینًا جیسا کہ امام سبکی نے تصریح کی ہی اسواسطے کہ پیغمبروں سے وصف
نبوت نہیں جاتی ہی نہ حیات مین نہ بعد ممات کے اور امام سبکی نے اپنی ایک تصنیف مین صاف لکھا ہی
کہ عیسی علیہ السلام ہمارے حضرت کی شریعت پر حکم کرینگے موافق قرآن و سنت کے اور اس صورت مین
راجح یہ بات ہی کہ سنت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہہ بلے واسطہ سیکھینگے یا بطریق وحی
اور الہام کے اونکو پہنچیگی اور حدیث لاوحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی یا ان لانبی بعدی صحیح ہی
لیکن معنی اسکے علما کے نزدیک یہ ہین کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حادث نہو گا اور عیسی علیہ السلام پر بعد نازل ہونیکے وحی آنا حدیث
نواس بن سمعان سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ اوسمین یہ ہی کہ عیسی علیہ السلام دجال کو دروازہ شرقی مقام
لُد کے پاس قتل کرینگے پھر اللہ تعالی حضرت عیسی کیطرف وحی بھیجیگا کہ مینے اب اپنے ایسے بندے
نکالے ہین کہ تمکو اونسے مقابلے کی طاقت نہیں ہی تم اپنے لوگوں کو طور پر لیجا کر محفوظ رکھو الخ پھر ظاہر
بلکہ یقینی یہ ہی کہ وحی لانیوالے طرف عیسی علیہ السلام کے حضرت جبرئیل ہونگے اسواسطے کہ یہ خدمت

اونھین کی ہی اور وہی حق سبحانہ اور انبیا علیھم السلام کے درمیان سفیر ہین اور کسی فرشتے کے واسطے یہ خدمت ثابت و معروف نہین ہوئی اور یہ جو مشہور ہی کہ جبرئیل بعد موت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمین پر نہ اُترینگے بے اصل ہی بلکہ وارد ہوا ہی کہ جو شخص طہارت سے مرتا ہی اوسکی موت کے وقت حاضر ہوتے ہین اور شب قدر مین اُترتے ہین اور دجال کو مکے اور مدینے مین داخل ہونے سے مانع ہونگے انتہی اب اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ حدیث لانبی بعدی کی تخصیص اسیواسطے کی ہی کہ عیسی علیہ السلام کا آنا مقرر ہی اور وہ نبی بلاشک ہین پس فرمانا حضرت کا کہ میرے بعد کوئی نبی نہوگا باین معنی ہی کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہوگا اور عیسی اور الیاس اور خضر علیھم السلام تابع شریعت محمدیہ کے ہین کہ اولیاے امت اور خلفاے حضرت خاتم الرسالت مین محسوب ہین اور یہ مراد علماے اہل سنت کی نہین ہی کہ سواے انبیاے سابقین کے اور کوئی شخص مہدی یا غیر مہدی پیدا ہووے اور اسکو مرتبہ نبوت کا تازہ بعد حضرت خاتمیت مآب کے ملے سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اسیواسطے مفسرین کہتے ہین کہ مراد آیت خاتم النبیین سے یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر من نبی یعنی حضرت کے بعد کسیکو نبوت ندی گئی نبوت ملنا حضرت سے ختم و منقطع ہوگیا اور جو کہ حضرات کے ظہور سے پہلے نبوت پا چکے ہین اگر بعد حضرت کے زندہ بوصف نبوت رہین کچھ مضایقہ نہین ہی البتہ کسی نئے شخص کو یہ وصف بعد حضرت کے ملنا جیسا کہ مہدوی سمجھے ہین محال ہی بالاجماع کہ کلام الٓہی مین کذب لازم آویگا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **قولہ** اور بعضے فارسی شروح فصوص الحکم مین فص شیثی ذکر خاتم اولیا مین مذکور ہی کہ تقیید نبوت و رسالت بتشریعی اشارت ست بآنکہ نبوت و رسالت غیر تشریعی میباشد و آن اینست کہ متعلق باشد باظہار حقائق الٓہیہ و اسرار غیوب و ارشاد عباد وغیر ذلک من غیر ان یتعلق بالتشریعی اور بعثت حضرت مہدی علیہ السلام کی واسطے اظہار اسی حقائق کے ہی کہ قریب مذکور ہوگا **جواب** نہ مصنف فصوص الحکم کی یہ مراد ہی نہ اوسکے شارحین کو یہ خیال ہی کہ بعد حضرت خاتم الرسالت کے انبیا پیدا ہوتے رہینگے جیسا کہ مہدوی سمجھتے ہین بلکہ شیخ اکبر کی اصطلاح مین ایک قسم کے اولیا کو انبیاء الاولیا بولتے ہین یہان انبیاے غیر تشریعی سے وہی اولیا مراد ہین اور مثل مشہور ہی کہ **لا مشاحۃ فی الاصطلاح** یعنی اصطلاح مین کچھ نزاع و دخل نہین ہی جسکا دل چاہے سو اصطلاح ٹھہراوے اور انبیاے عرفی شرعی مراد نہین ہین چنانچہ مصنف موصوف نے

ف
عبارات فتوحات بیان انبیاء الاولیا اور نبوت عامہ مین کہ ایک قسم کی ولایت کا نام ہی اور نسبت درمیان نبی و رسول کے اور فرق درمیان وحی والہام کے اور [illegible] دوسرے مطالب عالیہ کے بیان مین

اس بات کو فتوحات مین بجا بجا بخوبی واضح و مشروح کردیا ہی چنانچہ فتوحات کے چودھوین باب مین فرماتے
ہین کہ نبی وہ شخص ہی کہ اُسکے پاس فرشتہ اللہ تعالی کے پاس سے وحی لاوے کہ متضمن ہو وہ وحی ایک
شریعت پر کہ وہ نبی فقط بذات خود اوس شریعت کے موافق خداے تعالی کی عبادت کیا کرے اور اگر
اوس شریعت پر دوسرونکو بھی چلانے کا حکم ہووے تو وہ نبی رسول بھی ہوا اور فرشتے کا آنا دو طرح
پر ہوتا ہی کبھی پیغمبر کے دل پر وحی اوتارتا ہی اور کبھی صورت جسدی پکڑکر کان پر یا بصر وغیرہ قواے حساسہ پر
القا کرتا ہی اور پیغمبر کو جیسا کہ کان سے معلوم ہوتا ہی ایسے ہی آنکھ وغیرہ قواے حسی سے بھی حاصل ہو جاتا ہی
اور یہ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بند کردیا گیا اب کسیکو یہ بات میسر نہین ہی کہ کسی شریعت
ناسخہ سے خدا کی عبادت کرے اور عیسی علیہ السلام جسوقت اوترینگے یہی شریعت محمدیہ پر حکم کرینگے اور
عیسی علیہ السلام خاتم الاولیا ہین اور یہ بھی حضرت کا شرف ہی کہ انکی امت کی ولایت کو اللہ تعالی نے ایک رسول
مکرم پر ختم کیا اب عیسی علیہ السلام کو دن قیامت کے دو طرحکا حشر ہوگا پیغمبرون مین رسول ہو کر محشور
ہونگے اور ہمارے ساتھ ولی تابع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کر محشور ہونگے اور الیاس بھی اسی مقام
پر ہین لیکن حالت انبیاء الاولیا کی اس امت مین یہ ہی کہ اللہ تعالی ولی کو ایک تجلی بتاتا ہی اور مظہر محمد اور
مظہر جبرئیل کو قائم فرماتا ہی کہ مظہر جبرئیل مظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احکام مشروعہ خطاب کرتا ہی اور
اوس ولی کو سناتا ہی اور یہ ولی بسبب حاضر ہونے کے سب سنکر سمجھہ لیتا ہی اور علم یقین حاصل ہو جاتا ہی
پس یہ ولی مانند اون صحابہ کے ہوا کہ جنھون نے حدیث جبرئیل کہ جسمین اسلام وایمان و احسان کا ذکر ہی
حضرت اور جبرئیل کی زبان سے سنی اور صورت مجلس مشاہدہ کی مگر انھون نے عالم حس مین دیکھا اور
اس ولی اللہ نے کشف مین مشاہدہ کیا پس یہ لوگ انبیاء الاولیا کہلاتے ہین اور کبھی شریعت جداگانہ
انکو حاصل نہین ہوتی ہی اور یہ سب داعی الی اللہ علی بصیرۃ ہوتے ہین اور مانند انبیاے بنی اسرائیل کے
شریعت محمدی کو نگاہ رکھتے ہین اور اعلم الناس ہوتے ہین حال شرع مین مگر فقہا بعضی باتین کہ
اونکو کشفا ثابت ہوئی ہین کہ فقہا و علماے رسوم کے نزدیک وہ بسبب گڑبڑ راویون کے اور طرح پر
پہونچی ہین نہین مانتے ہین اور یہ اولیا بھی باوجودیکہ اونکی غلطی پر مطلع ہوتے ہین اون پر رد نہین کرتے
ہین اور نہ دلیل قائم کرنا لازم جانتے ہین بلکہ اون پر اپنے مقام کا چھپانا واجب ہوتا ہی انتہی ملخصا
اور فتوحات کے تہتروین باب کی شروع مین فرماتے ہین کہ یہ باب ہی بیان مین اقسام اولیاء کے

اور بیان مین اون مسائل کے کہ اونکو کوئی نہین جانتا سوا اکابر عباد اللہ کے کہ وہ اپنے زمانے
مین ایسے ہوتے ہین کہ جیسے انبیا زمانۂ نبوت مین ہوتے تھے اور اوسکو نبوت عامہ کہتے ہین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کہ منقطع ہوگئی ہی وہ نبوت تشریع ہی نہ مقام اوسکا پس اب کوئی شرع حضرت
کی شرع کو نسخ کریگا اور نہ کوئی حکم بڑھاوے گا اور یہی معنی ہین فرمان حضرت کے کہ رسالت اور نبوت
منقطع ہوگئی اب کوئی رسول ہی بعد میرے نہ کوئی نبی یعنی مخالف شرع میری کے کہ یہ دروازہ بند ہوگیا ورنہ
حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا بلا اختلاف محقق ہی کہ وہ اترکر ہماری شرع پر حکم کرینگے نہ شرع جدید لاوینگے اور نہ اُس
شرع پر چلاوینگے کہ پہلے جسپر بنی اسرائیل کو چلایا تھا پس معلوم ہوا کہ حضرت کی مراد یہ ہی کہ میرے بعد نبوت
تشریع نہوگی اور اسی مرتبۂ تشریع کو اہل نظر کی اصطلاح مین اختصاص بولتے ہین اور اسیکو غیر کسبی
کہتے ہین اور جو لوگ کہ نبوت کو کسبی کہتے ہین اونکی مراد اوس سے یہی ہی کہ اللہ تعالی کے پاس بندے کو ایک مرتبہ مخصوصہ ملے کہ نہ اوسمین اوسکی
ذات کے واسطے تشریع ہو نہ دوسرونکے واسطے اور ہمنے نام نبوت کا اطلاق اس مقام والے پر اسواسطے
چھوڑ دیا کہ لوگونکو دھوکا نہو اور نبوت تشریع نہ سمجھین جیسا کہ بعضے لوگونکو دھوکا ہوگیا کہ بولتے ہین
کہ امام ابو حامد غزالی کیمیاے سعادت وغیرہ مین اکتساب نبوت کے قائل ہین معاذ اللہ کہ ابو حامد سوائے
مذکور الصدر کے کچھ اور ارادہ کیے ہون انتہی ملخصا اور ایکسو چھپنّ[۱۵۶] باب مین فرماتے ہین کہ نبوت بشریہ
دو قسم پر ہی ایک یہ کہ اللہ تعالی اور بندے بین فرشتے کا واسطہ نہین ہی بلکہ من جانب اللہ کچھ اخبار اور تجلیات
اسکے دل پر وارد ہوتے ہین کہ کچھ تحلیل اور تحریم کا حکم اوس مین نہین ہوتا ہی بلکہ معرفت آلہی اور تصدیق
احکام شرعیہ کی حاصل ہوتی ہی الی غیر ذلک اور یہ شخص تابع و محکوم ہوتا ہی نہ متبوع و حاکم اور اس قسم کے
اولیا جو اس امت مین ہوتے ہین اونکو سنت حسنہ نکالنے کا بھی اختیار ہوتا ہی بموجب فرمانے حضرت کے کہ
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً الحدیث مگر بشرطیکہ اوسکی اصل احکام مشروعہ مین موجود ہو اور کسی حلال کو حرام
یا حرام کو حلال نہ ٹھہراوین جیسا کہ بلال کا سوال صلوۃ بعد اذان کے اور ہر حدث صغیر و کبیر کے ساتھ
طہارت تازہ کرنا اور دوگانہ ادا کرنا بعد وضو کے اور با طہارت بیٹھنا اور بعد فراغ طعام کے دو رکعت پڑھنا
اور ہر ادب مستحسن کہ شارع نے اوسکو معین نہین کیا ہی اُن لوگون کو اسکی تسنین اور ترویج درست ہی اور اوسپر
عمل کرنے والون کا اجر ان کو ملے گا مگر حکم البتہ اور قطعی پیدا نہین کر سکتے ہین اور قسم ثانی نبوت بشریہ
کے وہ لوگ ہین کہ مانند تلامذہ کے روبرو ملک کے ہوتے ہین کہ روح امین انکی ذات کے حق مین اونپر

شریعت لیکر اُترتے ہین اور اُسی طور پر اونسے خدا کی عبادت کرواتے ہین اور تحلیل و تحریم کرتے ہین اور اونکو رسولون کی اتباع لازم نہین ہوتی ہی اور یہ قبل مبعوث ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا اب اس مقام کا کچھہ اثر بھی باقی نہین ہی مگر مجتہدین البتہ اپنی دلیل و اجتہاد سے تحلیل و تحریم کرتے ہین نہ کشف و وحی الٰہی سے اور صاحب کشف فقط تصحیح شرع محمدی کی کرتا ہی اسکو حکم اجتہاد کا نہین ہی انتہی ملخصا اور باب ایکسو ونسٹھہ مین فرماتے ہین کہ فرق درمیان نبی اور رسول کے یہ ہی کہ جسکو اُسکی ذات خاص کے واسطے احکام اوترین وہ نبی ہی اور اگر دوسرونکو بھی وہ حکم پونہچانے کا فرمان آوے وہ رسول ہی اب اگر اوسکی ذات خاص کے واسطے کچھہ حکم خاص نہین ہی تو وہ رسول محض ہی اور اگر بعض احکام مختصہ اپنے واسطے رکھتا ہی کہ دوسرونکو اونکے پونہچانے کا حکم نہین ہی تو وہ رسول نبی بھی ہوا پس ہر رسول کو نبی ہونا لازم نہوا اور نہ ہر نبی کو رسول ہونا اور انکے وارثین بھی تبلیغ احکام کرتے ہین جیسے معاذ و علی و دحیہ رضی اللہ عنہم اور انکو رسول رسول اللہ بولتے ہین بعضے بے واسطہ اور بعضے بوسائط اور یہ رسالت منقطع نہین ہوئی بلکہ جو رسالت کہ منقطع ہوئی وہ اترنا حکم الٰہی کا قلب بشر پر بواسطے روح کے ہی کہ یہ دروازہ بند ہوگیا ہی لیکن القاے بلا تشریع اور تعریفات الٰہیہ کسی حکم شرعی کی صحت یا فساد کے باب مین منقطع نہین ہوا اور ایسی اولیاء اللہ کے دل پہ قرآن اوترنا موقوف نہین ہی باوجودیکہ اونکو حفظ ہوتا ہی لیکن ذوق انزال شی دیگر ہی چنانچہ منقول ہی کہ بایزید نے جب تک کہ تمام قرآن بطور انزال مذکور کے حاصل نکیا رحلت نکی انتہی ملخصا اور باب تین سو تریپن مین فرماتے ہین کہ جان تو کہ ہمکو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہی نہ وحی اسلیے کہ راستہ وحی کا ساتھہ وفات رسول خدا کے منقطع ہوگیا اور وحی قبل حضرت کے تھی وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اور کوئی خبر الٰہی اس باب مین نہین آئی کہ بعد حضرت کے بھی وحی ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بھی مانند اولیاے اس امت کے کشف و الہام ہوا کریگا اور اس الہام مین کچھہ شبہہ جانب غیر کا نہین ہوتا ہی بلکہ وہ اخبار الٰہی ہی بواسطے فرشتے کے اور بلا واسطہ بھی ہوتا ہی اور فرق نبی اور غیر نبی مین یہ ہی کہ نبی اور رسول وقت وحی کے فرشتے کو مشاہدہ کرتے ہین اور برویت بصر دیکھتے ہین اور غیر رسول اوسکے آثار معلوم کرتے ہین اور برویت بصری سے نہین دیکھتے ہین انتہی ملخصا اور باب تین سو چونسٹھہ کے وصل مین فرماتے ہین کہ ہمارے اصحاب مین سے بعضے مانند امام ابوحامد غزالی وغیرہ کے ادہر گئے ہین کہ فرق درمیان نبی اور ولی کے اُترنا فرشتے کا ہی

کہ ولی پر فقط الہام ہوتا ہی اور نبی پر فرشتہ اترتا ہی اور الہام بھی ہوتا ہی اسلیے کہ وہ جامع نبوت اور ولایت
ہوتا ہی مگر یہ فرق ہمارے نزدیک غلط ہی اور دال ہی اسبات پر کہ قائلین مذکورین کو یہ ذوق حاصل نہوا
تھا بلکہ فرق منزل بہ مین ہی نہ نزول ملک مین اسواسطے کہ جو باتین کہ انبیا اور رسولون پر اوترتی ہین
وہ اور ہین اور اولیا پر جو اوترتی ہین سو اور ہین پس فرشتہ کبھی تابع نبی پر بھی اوترتا ہی اور پیغمبر کی اتباع اور
بعضے احکام پیغمبر کے کہ ولی کو علم کی راہ سے معلوم نہوے تھے بتلاتا ہی اور بعضی احادیث نبوی کی صحت
وسقم سے خبر دیتا ہی پس بعضی حدیث کہ بسبب ضعف راوی کے علما کے نزدیک متروک ہوتی ہی یہان
صحیح نکلتی ہی یا بالعکس اور کبھی خبر دیتا ہی کہ وہ ولی اہل سعادت اور اہل فوز سے ہی چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الآیہ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
الآیۃ اور زیادت ثقہ عادل کی مقبول ہی اور اگر قول نزول ملک کا اونکے اول والون یا معاصرون سے اونکو پہونچا
ہوتا تو قبول کر لیتے انتہی ملخصا کتاب مذکور مین یہ مطلب اور بہت جاے مذکور ہی یہان اسیقدر پر کفایت
کی گئی حاصل اس مذکورات کا یہ ہوا کہ نبوت اصطلاحیہ شرعیہ کا دروازہ بعد رسول خدا کے بند کر دیا گیا کہ
اب قیامت تک کوئی شخص اوس تبے کو نہین پہونچ سکتا ہی بلکہ عیسی اور الیاس علیہما السلام بھی اس
دولت محمدیہ کے زمانے مین مانند اولیا کے رہینگے کہ اونپر الہام وکشف مانند اولیا کے ہوا کرے گا نہ وحی وپیغام
مانند انبیا ومرسلین کے اور الہام اگرچہ سب اولیا پر ہوتا ہی مگر ایک طور خاص الہام کا ہی کہ مظہر جبرئیلی مظہر محمدی
پر احکام مقررۂ شرع محمدی اور معارف وحقائق کو القا کرے اور ولی سنے ایسے قسم کے الہام والے اولیا
کو انبیاء الاولیا کہتے ہین یہ انبیا متنازع فیہم کی قسم سے نہین ہین بلکہ ایک قسم خاص اولیا کے ہین اور نبوت
ورسالت مین جہان قید تشریعی کی لگائے ہین انھین کے اخراج کے واسطے لگائے ہین اسواسطے کہ شیخ کے
کلام سے فتوحات مین متبادر ہوتا ہی کہ انبیا وحی تشریعی سے خالی نہین ہوتے ہین خواہ فقط اونکی
ذات کے باب مین ہو جیسا کہ آیت اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ سے مفہوم ہوتا ہی یا غیر کے واسطے
بھی وہ تشریع ہو جیسا کہ شان رسالت کی ہی چنانچہ جابجا تشریع خاص و عام کر تعریف نبی اور رسول کی
کرنا اور ولی کی تعریف مین غیر تشریع کو جزو فاصل ٹھہرانا اس بات پر دال ہی اور حکیم ترمذی کے جوابات مین
فصل ستاون مین صاف فرماتے ہین کہ فان النبوۃ لابد فیہا من علم التکلیف ولا تکلیف
فی حدیث المحدثین جملۃ راسا یعنی نبوت علم تکلیف یعنی تشریع سے خالی نہین ہوتی ہی اور الہام

اولیاے محدثین مین بالکل تکلیف نہین ہی اور جب تشریع ان سب انبیاے عرفی کو عام ہوئی تو غیر تشریع
مین فقط اولیا رہ گئے ولا حرج فیہ اور ولایت چونکہ کسبی ہی یہ نبوت اولیا کہ عین ولایت ہی بھی کسبی ہوگی
او رہمین مراد مطلب کلام امام غزالی کا بھی درست ہوگیا ورنہ نبوت عرفیہ کہ جسکی تعبیر باختصاص کرتے ہین
ہرگز کسبی نہین ہی اور نبی اور ولی مین سواے تشریع کے ایک اور بھی فرق ہی کہ نبی پر جب کہ فرشتہ اوترتا ہی
وہ اوس فرشتے کا معاینہ اور مشاہدہ بھی کرتے ہین اور ولی پر اول تو فرشتہ نہین اوترتا ہی بلکہ بلاواسطہ
الہام ہوتا ہی اور اگر اوترتا ہی تو ولی اوسکو رویت بصر سے نہین دیکھتا ہی بلکہ فقط آثار معلوم کرتا ہی اب صاف معلوم
ہوا کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی وہی بات ٹھہری ہی جو کہ تمام مسلمانون کے نزدیک ہی اور مہدویونکی
سمجھ تمام جہان سے نرالی ہی ید اللہ فوق الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار علاوہ یہ ہی کہ مہدوی اقرار کرتے
ہین کہ مہدی جونپوری نبی غیر تشریعی ہین اور نبی تشریعی ہونا بعد حضرت خاتم الرسالت کے مخالف ہی نص قرآنی کا کہ
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہی اور مخالف ہی احادیث صحیحہ کا
کہ اوسمین لا نبی بعدی ہے مراد یہی ہی کہ میرے بعد کوئی نبی تشریعی نہوگا اور مخالف ہی اجماع صحابہ اور سائر مسلمین کا
کہ اونکے اصول کے موافق منکر اجماع صحابہ کا کافر ہوتا ہی اور باین ہمہ اپنے مہدی جونپوری کو نبی تشریعی بناتے ہین
اور ہرگز نہین سمجھتے کہ نبی تشریعی کسکو کہتے ہین اب یہان فقط شیخ اکبر کے کلام مذکور الصدر سے کہ انکے
مہدی کے اقرار کے موافق جو کچھہ اونھونے لکھا ہی لوح محفوظ کے موافق لکھا ہی معنی تشریعی کے معلوم کرنا
چاہیے فتوحات کے چودھوین باب مین فرماتے ہین کہ نبی وہ شخص ہی کہ اوسکے پاس فرشتہ اللہ تعالی کے پاس سے
وحی لاوے کہ متضمن ہو وہ وحی ایک شریعت پر کہ وہ نبی فقط بذات خود اوس شریعت کے موافق خداتعالی
کی عبادت کیا کرے انتہی عبادت خداے تعالی کی امتثال امر اور اجتناب نہی سے ہوتی ہی پس مطلب
یہ ہوا کہ وہ وحی متضمن ہو کچھہ امر و نہی پر کہ وہ نبی اوس امر و نہی کے موافق عبادت کیا کرے اور اس امر و نہی کو
شریعت فرمایا اور تہترین باب مین فرماتے ہین کہ جو نبوت کہ بعد رسول خدا کے منقطع ہو گئی ہی وہ نبوت تشریع
ہی نہ مقام اوسکا پس اب کوئی شرع حضرت کی شرع کو نسخ کریگا اور نہ کوئی حکم بڑھاوےگا انتہی معلوم ہوا
کہ حکم بڑھانے کو شرع کہتے ہین اور شرع کے معنی رہ ڈالنے کے ہین نہ رہ مٹانے کے قاموس مین ہی
کہ شرع لھم کمنع سن پس نسخ کو اسواسطے ذکر کیا کہ اوس مین بھی حکم ہوتا ہی کہ جیسا کسی حکم کو منسوخ
کیا تو اوسکی اباحت کی یا اعتقاد فرضیت کی نہی ہوئی اور نہی بھی حکم ہی اسواسطے کہ حکم شرعی کہتے

تحقیق معنی تشریع کی فتوحات اور فصوص سے [illegible]

ہین خطاب اللہ المتعلق بافعال العباد علی وجہ الاقتضاء او التخییر او الوضع کو اور وہ امر و نہی
دونون کو شامل ہی پس ثابت ہوا کہ مدار تشریع کا امر و نہی ہی اور تیسرویں باب مین انبیا علیہم السلام کی تعریف
مین فرماتے ہین کہ روح امین اونکی ذات کے حق مین اونپر شریعت لیکر اوترتے ہین اور اوسی طور پر اونسے
خدا کی عبادت کرواتے ہین اور تحلیل اور تحریم کرتے ہین انتہی یہان سے بھی معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم
اور امر و نہی کو جسپر عبادت کی بنا ہی شریعت کہتے ہین اور ایک سو انسٹھوین باب مین فرماتے ہین کہ
جو رسالت کہ منقطع ہوگئی وہ اوترنا حکم الہی کا قلب بشر پر بواسطے روح کے ہی کہ یہ دروازہ بند ہوگیا ہی
لیکن القاے بلا تشریع اور تعریفات الہیہ کسی حکم شرعی کے صحت یا فساد کے باب مین منقطع نہین ہوا
انتہی یہان سے بھی معلوم ہوا کہ حکم جدید کے اوترنے کو تشریع کہتے ہین اور حکم قدیم کی تعریف
اور تصحیح ہو جانا اوسکو القاے بلا تشریع کہتے ہین اور سواے اسکے اور مقامات فتوحات کے اس
مطلب پر دال ہین اور فصوص الحکم مین نہایت صراحت سے فص عزیزی مین فرماتے ہین کہ وذلک
انک تعلم ان الشرع تکلیف باعمال مخصوصۃ او نہی عن اعمال مخصوصۃ انتہی یعنی شرع اسیکا
نام ہی کہ چند اعمال مخصوصہ کرنیکا حکم کرنا یا چند اعمال سے نہی اور منع فرمانا اب صاف معلوم ہوا کہ امر و نہی کو
تشریع بولتے ہین اور یہ بات حضرت خاتم الرسالت کی ذات باکمالات پر ختم ہوگئی کہ بعد حضرت کے کوئی نبی
یا ولی امر و نہی ایجاد کرنے کا اختیار نہین رکھتا اور نہ اوسپر یہ حکم اوترتا ہی چنانچہ فتوحات کے باب ایک سو
چھپن مین لکھا ہی کہ اولیا اس امت کو سنت حسنہ بطور استحباب کے نکالنے کا اختیار ہوتا ہی مگر حکم قطعی
ہرگز پیدا نہین کرسکتے ہین انتہی یہی معنی ہین انقطاع تشریع کے سو آپ سنیئے کہ فرقۂ مہدویہ سراسر اسکے
خلاف کرتے ہین یعنی جانتے ہین کہ مہدی جونپوری کے احکام مثل احکام قرآنی کے فرض ہین اور وہ
جس قدر چاہین فرض و واجب بڑھا سکتے ہین اور انکے نکالے ہوئے فرضون پر انکار کرنے بلکہ عمل نکرنے
سے کفر لازم آتا ہی چنانچہ سواے پانچ نماز کے چھٹی نماز فرض کی کہ وہ دوگانہ ستائیسوین رات رمضان کا
ہی اور تیس فرض دوسرے مہدی کی زبانی مقرر پائے اسکی تصدیق کے واسطے رسالہ میرانجی کا نقل کیا جاتا
ہی وہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم منکہ سید میرانجی ابن میان سید سلام اللہ ام بر جملہ مصدقان مہدی علیہ السلام
واضح و لائح باد کہ حاصل احکام محکمات مہدی عم کہ در عقیدۂ بندگی میان سید خوندمیر رضہ کوردند مجموع سی
حکم اند بعضے ازان فرائض اعتقادی و برخی فرائض عملی اند اما احکام فرائض اعتقادی کہ ہر مصدق را

فرقۂ مہدویہ قائل ہین کہ اونکے مہدی مانند انبیا کے تشریع [illegible] اور نقل رسالہ [illegible] سید میرانجی [illegible]

بران اعتقاد داشتن فرض ست و بجز اعتقاد بران چاره نیست بست عدد اند بدین تفصیل اول تصدیق مهدی با محبت نمودن دوم منکر مهدی را کافر دانستن سوم تسویة الخاتمین حق دانستن چهارم مهدی را نے ما هر روز نو تعلیم از خدا دانستن پنجم تمام احکام مهدی ثابت بامر الله دانستن ششم سنگ یک حرف از بیان مهدی عند الله ماخوذ دانستن هفتم صحت حدیث نبوی بر موافقت کتاب خدا و بحال مهدی دانستن هشتم ایمان آوردن و اطاعت کردن هر کسی از روز میثاق ثابت دانستن نهم موافقت چهار صفت یعنی هجرت و اخراج و ایذا و قتال نشان تصدیق دانستن دهم مخالفت هجرت و صحبت حکم نفاق دانستن یازدهم در تصحیح مقبول و مردود پیش مهدی موعود حق دانستن دوازدهم حکم مجتهدان و مفسران و جز آن مخالف بیان مهدی نا صحیح دانستن سیزدهم هر اعمال و بیان مهدی از تعلیم خدا و باتباع مصطفی علیه السلام دانستن چهاردهم تقیید عمل بر مذاهب آئمه اربع ناروا دانستن پانزدهم خصوصیت بعث مهدی برای ظاهر کردن و بیان نمودن احکام ولایت محمدی دانستن شانزدهم ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ این بیان بزبان مهدی ثابت دانستن هفدهم وقوع دیدار خدا در دنیا جائز و ممکن دانستن هیجدهم ایمان ذات خدا دانستن نوزدهم جاودانی دوزخ بحکم آیات قرآن دانستن بستم وعده در دوزخ بارادهٔ دنیا بحکم آیتها حق دانستن فقط دیگر هر چه ورای اینها احکام و نقول در باب اعتقاد مبنی اگر بنظر تدبر و تفکر آن را ملحوظ فرمائی تحت همینها مندرج یابی والله اعلم بالصواب و اما احکام فرائض عملی از جمله که هر مومن مرد و زن را بران عمل کردن فرض ست بجز اختیار کردن این فرائض چاره نیست ده عدد اند بدین تفصیل اول ترک دنیا کردن دوم هجرت وطن کردن سوم صحبت با صادقان کردن چهارم پرهیز بودن عما سوی الله یعنی عزلت از خلق کردن پنجم ذکر الله دوام کردن ششم طلب رویت الله تا آنکه بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب هفتم بر پنج صفات طالب صادق که ایمان حکمی بر وجود حصول آن موقوف ست مشرف شدن هشتم جهاد فی سبیل الله از تیر و از آهن یا از شمشیر فقر با نفس نهم توبه در حالت حیات پیش از غرغرهٔ مرگ دهم بر پنج صفات که حصر ایمانست حاصل کردن کما قال الله تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ الآیة حتی که طالب صادق بحکم آن مومن شده است چنانکه ترسیدن دل از خوف خدای تعالی و زیاده شدن ایمان بعد شنیدن آیات قرآن و توکل نمودن بر خدای تعالی در جمیع امور و نماز پنجگانه بر وقت آن ادا کردن و از انچه خدای تعالی روزی داده است انفاق کردن یعنی عشر آن کما حقه ادا کردن اما احکام عملی که بر احکام عقیده زیاده می نمایند آن همه تحت همین ها داخل اند چنانچه سویت و نوبت و اجماع و ترک عزت یعنی تسلیمی

داخل صحبت و لوازم وی اند و ترک کردن تعین و برات و رفتن در خانهاے موافقان و تدبیر و تردد و میراث و ترک حیات دنیا داخل است و ترک کردن برون رفتن از دائره و بیرون دائره آتش سوزان دیده دست و پاے بسته و بودن از منحصر شدن تحت عزلت داخل و ترک سوال کردن از هر جنس یعنی حال و قول و فعل و ترک لذت گرفتن و ترک فتوحی کردن که خبر آن پیش از رسیدن آن بیرسد داخل توکل ست و ذکر کثیر کردن دهر دو وقت سلطان اللیل و سلطان النهار محافظت نمودن داخل ذکر دوام ست کذا باقی در بواقی داخل اند پس بر مصدق را ایمان آوردن و اعتقاد داشتن و عمل کردن بران و از تاویل و تحویل آن دور بودن فرض عین ست زیرا که بر صحت این احکام اجماع صحابه کرام رضی الله عنهم متفق شده اند برین جمله تمام اعتقاد و ایمان داشته اند چنانچه بندگی میان سید خوندمیر رض فرموده اند ای طالبان حق که مهدی را گرویده اید معلوم باد تا آخر الغرض باید دانست بجز ایمان آوردن همین جمله احکام و اعتقاد داشتن و عمل کردن بران و دور بودن از تاویل و تحویل آن شمار در گروه مهدی ع نباشد و امید واری فلاح و نجات هم نیست انتهی بلفظه رسالہ تمام ہوا اور کتاب زبدۃ البراہین تصنیف سید عبد الرحیم بن سید اسحق بن سید عبد الحی مہدوی مین لکھا ہی کہ ساتوان فرض عشر ہی جانکہ میران نے خداے تعالی کے امر سے عشر کو فرض کیا ہی اور عشر اسکو کہتے ہین کہ بندے کو جب کچھ اللہ تعالی نے تھوڑا یا بہت مال کسب یا بلا کسب دیا ہی اوسمین سے دسوان حصہ مستحقون کو پونہچانا یہ عبادت مالی ہی مانند زکوۃ کے اگر زکوۃ اور عشر ادا نکریگا وعید مین داخل ہوگا انتہی اور دوگانہ مذکور السابق کے فرض ہونے کی کیفیت سید مصطفی نے اپنی کتاب تالیف سنہ بارہ سو تنتیس ہین لکھی ہی کہ رمضان کی ستائیسوین رات کو بعد عشا کے میران کو حکم ہوا کہ آسمان کی طرف دیکھہ جب اودھر نگاہ کی تو دیکھا کہ تمام آسمان اور بہشتین ساتھہ حور و قصور کے آراستہ کی گئی ہین اور تمام ملائک کھڑے ہین تب میران نے فرمایا کہ یہ شب قدر ہی اللہ تعالی کا امر ہوا کہ مین تجھکو یہ دیتا ہون ای سید محمد اسمین دو رکعت نماز پڑھا کر جیسا کہ حضرت آدم ع نے نماز فجر پڑھی تھی اور حضرت ابراہیم ع نے نماز ظہر پڑھی تھی اور یونس ع نے نماز عصر پڑھی تھی اور عیسی ع نے نماز مغرب پڑھی تھی اور موسی ع نے نماز عشا پڑھی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز وتر پڑھی تھی اور تو ای سید محمد شب قدر مین اس نماز کو پڑھا کر پس اس بزرگ نے اپنے گیارہ اصحاب کے ساتھہ امامت کر کے نماز دوگانہ ادا کی رکعت اول مین سورہ ضحی اور رکعت دوم مین سورہ قدر پڑھکر بعد ادا ے نماز یہ دعا پڑھی اللهم احینا مسکینا وامتنا مسکینا واحشرنا یوم القیامة فی زمرة المساکین برحمتك یا ارحم الراحمین

مہدویوں کی زکوٰۃ عید اور نماز عید کے فرض ہونے کا بیان

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه اللهم ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه برحمتك
یا ارحم الراحمین انتہی مگر افسوس کہ پچھلا فقرہ دعا کا مستجاب نہوا ورنہ اتنی تکلیف مسلمانون کو نہوتی
اب مانند روز روشن کے ظاہر ہوا کہ مہدوی لوگ اپنے مہدیکو رسول تشریعی جانتے ہین پس یہ عقیدہ
مخالف ہی احادیث صریحہ صحیحہ اور اجماع امت اور نص قطعی قرآنی کا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اور اگر عناداً اب بھی اصرار کرین کہ تشریع
بے نسخ کے نہین ہوتی ہی تو باب اول مین عقیدۂ شانزدہم کو ملاحظہ کرین کہ بخوبی ثابت ہو چکا ہی کہ احکام
شرع جونپوری ناسخ احکام شرع محمدی کے ہین پس بہرحال مخالفت نص خاتم النبیین کی لازم ہی کہ جسسے
بطلان مذہب ظاہر و باہر ہی **قوله** اور حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فصوص الحکم مین فص شیثی مین فرماتے ہین
کہ نہین ہی یہ علم مگر واسطے خاتم انبیا و خاتم اولیا کے حتی کہ رسولان نہین دیکھتے ہین اوسکو مگر مشکوۃ خاتم اولیا
سے اب کیا حال ہوگا دوسرے اولیا کا اور اگرچہ کہ ہی خاتم اولیا تابع حکم شرع خاتم رسل کا اب یہ تبعیت نہین
ناقص کرتی ہی مقام کو اوسکے کہ وہ ایک وجہ سے اوتر کر ہی تو ایک وجہ سے برتر ہی انتہی اور پھر بعد چند
سطر کے فرماتے ہین کہ ہر ایک نبی حضرت آدمؑ سے آخر نبی تک نہین لیتا ہی فیض نبوت کا کوئی ایک
دوسرے سے مگر مشکوۃ خاتم النبیین سے اگرچہ کہ آخر ہی وجود عنصری آپکا ولیکن فی الحقیقت آپ موجود ہین
جیسا کہ فرمائے ہین کہ تھا مین نبی اور آدم درمیان پانی اور کیچڑ کے تھے اور سوائے آپ کے باقی
سب انبیا نہین تھے نبی مگر وقت بعثت کے اور اسیطرح خاتم اولیا تھے ولی جب کہ آدمؑ درمیان
پانی اور کیچڑ کے تھے اور سوائے آپ کے اور اولیا نہ ہوئے ولی مگر بعد حاصل کرنے شرائط ولایت کے
اب نسبت خاتم الرسل کی باعتبار ولایت کے ساتھ خاتم اولیا کے مثل نسبت انبیا علیہم السلام کے ہی
ساتھ ختم رسل کے انتہی **جواب** مصنف مہدوی نے اس بحث تسویہ کے آخر مین مولانا جامی رحمۃ اللہ
علیہ سے نقل کیا کہ اونہون نے نصوص شرح فصوص مین فص شیثی مین خاتم اولیا کی تعریف کے مقام مین
لکھا ہی کہ حقیقت محمدی مشتمل ہی کل حقائق نبوت اور کل حقائق ولایت پر پس احدیت جمیع حقائق نبوت کی
ظاہر ہی اس حقیقت محمدیہ کا اور احدیت جمیع حقائق ولایت کی باطن ہی اوسکا اور خاتم اولیا مظہر ہی اس احدیت
جمیع حقائق ولایت کا اور یہی احدیت حقیقت ہی اس خاتم اولیا کی پس حقیقت اس خاتم اولیا کی بعض ہی حقیقت خاتم
انبیا کا انتہی اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہی جمیع

کمالات نبوت اور جمیع کمالات ولایت کو اور خاتم اولیا فقط حضرت کے کمالات ولایت کا مظہر ہی پس خاتم اولیا
کو حضرت رسالت مآب کے ساتھہ نسبت جزوی کی ہی کل کے ساتھہ اور تمام عقلاے عالم کا اتفاق ہی کہ الکل اعظم
من الجزء اجلی بدیہیات سے ہی اور مساوات جزو کی ساتھہ کل کے قسم محالات سے ہی پس مہدوی لوگ ہرگاہ کہ
اقرار کرتے ہین کہ مہدی فقط ولایت محمدیہ کے مظہر ہین اور رسالت و نبوت تشریعی سے علاقہ نہین رکھتے ہین اور ذات
حضرت خاتم الرسالت کی جامع ان تمام کمالات کی ہی کہ وہ ولی و نبی و رسول ہین پھر عقیدۂ تسویہ اور برابری کا
رکھنا گویا کہ محال عقلی و نقلی کو اپنا عقیدہ بنانا ہی اور شیخ اکبر کی مراد یہ ہی کہ خاتم اولیا کہ مظہر ولایت محمدی کے ہین
گویا کہ خزانچی خزینۂ ولایت کے ہین اور سلطان اگر اپنے خزانچی سے کچھہ لیوے عیب نہین ہی کہ وہ خزانہ اوسیکا
ہی چنانچہ قیصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تمثیل دی ہی اور اس فضل جزئی سے مساوات یا برتری لازم نہین آتی
ہی اسلیے کہ افضل کو ہر وجہ سے افضلیت ضرور نہین ہی چنانچہ بدر کے قیدیون کے مقدمے مین حضرت عمر فاروق
کی تجویز نے حضرت کی تجویز پر ترجیح پائی اور تابیر نخل کے مقدمے مین صحابہ کو فرمایا کہ انتم اعلم بامور دنیاکم بلکہ قطع نظر کلام
فصوص سے اگر بغور و انصاف دیکھیے تو معلوم ہوتا ہی کہ یہان فضل جزوی بھی نہین ہی اسلیے کہ فضل جزئی
اوسے کہتے ہین کہ مفضول مین ایک بات پائی جاوے کہ افضل مین نہوئے اور یہان ولایت محمدیہ ذات اقدس
محمدی سے منتقل ہو کر خاتم اولیا مین نہین گئی ورنہ ذات اقدس کا اوس صفت سے خالی ہونا لازم آوے اور یہ
کوئی مسلم نکہے گا کہ حضرت کی ذات وصف ولایت سے معرا ہو گئی اور کوئی عاقل نکہے گا کہ وصف ولایت کہ اعراض
نفسانی سے ہی ایک محل سے دوسرے محل کو منتقل ہوئے بلکہ مطلب یہ ہی کہ خاتم اولیا مقام ولایت مین قدم
محمدی پر ہین اور ولایت انکی ہمرنگ ولایت محمدیہ کے ہی کہ اوسیکا عکس و ظل ہی پس خاتم اولیا کو فضل جزئی
اس مقدمے مین نہوا بلکہ اس وصف خاص مین حضرت رسالت کے شریک ہوئے لیکن بطور شرکت طفیلی و
تابع کے ساتھہ اصل و متبوع کے اور چونکہ اس فرع اور ظل کو ساتھہ اصل کے نہایت مشابہت اور ہمرنگی حاصل
ہوئی ہی احکام اصل کے اسپر بھی جاری ہوتے ہین یہان تک کہ جو لوگ کہ اصل سے اصالۃً مستفید ہین اس
فرع کے بھی مستفید کہلاتے ہین بطور مجاز کے یہانتک کہ انبیا و مرسلین بلکہ خود حضرت خاتم المرسلین بھی
کہ ولایت محمدیہ یعنی باطن محمدی سے مستفید ہین اوسکے اس مظہر اور ظل سے بھی مجازًا مستفید کہلاتے ہین
اور منشا افادے کا اصل ہی اور بس اسی سبب سے شیخ اکبر اسی مقام پر فصوص مین لکھتے ہین کہ وھو حسنۃ
من حسنات خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقدم الجماعۃ وسید ولد ادم

فی فتح باب الشفاعۃ یعنی خاتم اولیا ایک درجہ اور نیکی ہین درجات اور حسنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیے محمد کہ پیشوائے جماعت اور سردار اولاد آدم ہین دروازۂ شفاعت کے کھولنے مین انتہی اور ظاہر ہی
کہ جو شخص کہ ایک حسنہ ہوگا حضرت کے حسنات کے برابر کیسے ہو سکتا ہی اور شیخ اکبر اگر برابری کا اعتقاد رکھتے
تو حسنۃ من حسنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہیکو کہتے بلکہ فتوحات مکیہ مین اس سے زیادہ بولے ہین کہ باب
تین سو بیاسی مین کہ معرفت منزل خولیتم مین ہی خاتم ولایت محمدیہ کا ذکر کرکے فرماتے ہین کہ ومنزلتہ
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلۃ شعرۃ واحدۃ من جسدہ صلی اللہ علیہ
وسلم انتہی یعنی منزلت خاتم اولیا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت منزلت ایک بال کی ہی
حضرت کے جسد شریف سے اور چوبیسوین باب مین فرماتے ہین وللولایۃ المحمدیۃ المخصوصۃ بھذا الشرع
المنزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم خاص وھو فی الرتبۃ دون عیسی لکونہ رسولا
یعنی ولایت محمدیہ کے واسطے کہ خاص ہی اس شرع محمدی کے ساتھ ایک ختم خاص ہی کہ وہ رتبے مین کم ہی عیسی
علیہ السلام سے اسواسطے کہ وہ رسول ہین آب صاف معلوم ہوا کہ شیخ اکبر جب کہ خاتم اولیاے محمدی کو حضرت عیسی
علیہ السلام سے کم جانتے ہین فصوص الحکم مین حضرت خاتم الرسالت کے برابر یا برتر کا ہیکو لکھینگے الحمد للہ کہ تمام
اہل اللہ بلکہ شیخ اکبر بھی کہ مہدی جونپوری کے اقرار کے موافق لوح محفوظ دیکھکر لکھتے ہین عقائد مہدویون سے
سراسر مخالفت رکھتے ہین **قولہ** اور شارحون سے اسکے اس مسئلے مین خلاف نہین دیکھا گیا اور اگر کسی سے
خلاف ہووے تو ہو یہ مسئلہ درمیان علماے اہل سنت وجماعت کے اختلافی ہی جیسا کہ تعیین مین
شخص خاتم اولیا کے اختلاف ہی ملا جامی رحمۃ اللہ تعالی شرح فصوص مین لکھتے ہین کہ ظاہر کلام سے
شیخ مؤید الدین جندی رح کے یہ ہی کہ مراد شیخ اکبر کی خاتم ولایت سے اپنی ذات ہی اور شیخ شرف الدین داؤد
قیصری صاف کہتے ہین کہ مراد خاتم ولایت سے حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور شیخ کمال الدین عبد الرزاق
اشارہ فرماتے ہین کہ خاتم ولایت وہی مہدی موعود علیہ السلام ہین انتہی اور صاحب مفاتیح الاعجاز تحت
اس بیت کے لکھتے ہین شعر از عالم شود بر عدم ایمان ۔ جماد و جانور یا بد از و جان ۔ بہت کاملان سابق
ولاحق فرماتے ہین کہ خاتم ولایت ہم ہین جو کمال بینائی سے ان سب کو نظر اس حقیقت مرفہ پرسنے
تعیین پڑی ہی انتہی م لیکن اس صاحب مفاتیح الاعجاز اور اکثر محققون کے پاس خاتم ولایت ذات مہدی
معین اور مقرر ہی اسیطرح سے ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف مین باب اشراط الساعۃ مین **جواب** فصوص

اور اوسکے شروح سے سوائے فضل جزوی کے خاتم اولیا کو حضرت رسالت مآب پر اور کچھہ ثابت نہین ہوتا ہی
بلکہ دوسری تصانیف شیخ اکبر سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ سوائے فضل جزوی کے شیخ کو ہرگز اعتقاد تسویہ وغیرہ کا نہین
ہی اور فضل جزوی سے تسویہ بالکل ثابت نہین ہوتا ہی پس فضل جزوی خواہ علمائے اہل سنت مین اختلافی ہو خواہ
اتفاقی تمھارے مطلب تسویہ کے کیا کام آتا ہی اور یہ فضل جزوی بھی جیسا ہی کہ خاتم اولیا مھدی ہون
اور مھدی سید خان جونپوری کے بیٹے تمھارے پیر و مرشد ہون دوسرا مقدمہ سراسر باطل ہی چنانچہ
اس کتاب سے خصوصًا باب سوم سے بطلان اوسکا ظاہر و باہر ہی اور پہلا مقدمہ مشکوک و اختلافی
ہی اور تفصیل اوسکی یہ ہی کہ خاتم الاولیا کا لفظ قرآن و حدیث مین نہین ہی اور محدثین کے نزدیک تسمیہ
یہ تسمیہ غلط ہی چنانچہ ابن جوزی کی کتاب الثبات عند الممات کی آخرین فصل ملحق مین لکھا ہی کہ لفظ خاتم
الاولیا کا باطل ہی اور اسکی کچھہ اصل نہین ہی اسلیے کہ افضل اولیا اس امت کے صحابہ سابقین اولین
ہین اور اون مین بہتر سب سے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ اور بہترین قرون امت قرن اول ہی پھر دوسرا قرن
پھر تیسرا قرن اور خاتم اولیا حقیقت مین پچھلا مومن ہی آدمیون مین سے اور وہ سب اولیا سے افضل
نہین ہی بلکہ افضل سب سے ابوبکر ہین پھر عمر رضی اللہ عنہما انتہی اور شیخ مؤید بن محمود شرح فصوص
مین لکھتے ہین کہ مقام خاتم ولایت محمدیہ کا اولیائے متقدمین پر منکشف نہوا تھا پہلے سب سے امام علامہ
محمد بن علی الترمذی الحکیم صاحب کتاب نوادر الاصول پر کہ مشائخ طبقۂ عالیہ سے ہین منکشف ہوا جب اونھون نے
اپنی کتابون مین اس خاتم اولیا کا ذکر کیا اور اوس عصر کے علما و مشائخ مین یہ بات مشہور ہوئی اہل دعوی
نے موقع پایا اور ہر ایک نے اس مقام کا دعوی شروع کیا امام موصوف نے جانا کہ یہ دعوی بلا معنی
انکو لائق نہین ہی بلکہ مضر ہی اسواسطے ایک کتاب تصنیف فرمائی کہ اوس مین سوالات نہایت باریک
جمع کیے اور کہا کہ اسکی شرح جیسا کہ چاہیے کوئی شخص نکریگا مگر خاتم اولیا اور اس خاتم اولیا کے مجیب کا
نام اس حکیم سائل کے نام کے مطابق اور اسکے باپ کا نام اسکے باپ کے نام کے موافق ہوگا جب
اہل دعوی نے یہ معاملہ دیکھا اس دعوے سے پلٹ کر تائب ہوگئے اور جب شیخ محی الدین محمد بن علی بن محمد
بن العربی الطائی الحاتمی الاندلسی ملک مغرب مین مبعوث ہوگئے ان سوالات کا جواب جیسا کہ چاہیے
ہی لکھا اور مطابقت نامون کی بھی ظاہر ہوئی پس یہ ایک دلیل ہی شیخ اکبر کے خاتم الاولیا ہونے کی
اور شارح مذکور نے اور دلائل بھی اس دعوے پر نقل کیے منجملہ اسکے ایک یہ ہی کہ خود شیخ اکبر فرماتے ہین انا ختم

خاتم الاولیا لقب قدیمی نہین ہی بلکہ ابتدا اسکی حکیم ترمذی سے ہوئی اور حکیم ترمذی اور شیخ اکبر کے شرائط و تصریحات کے موافق خاتم الاولیا شیخ اکبر ہین نہ مھدی

الولاية دون شك لورث الهاشمي مع المسيح اور معلوم رہے کہ جوابات مذکورہ فتوحات مکیہ کے تہترویں باب مین بہ تفصیل تمام مذکور ہین اور فصوص الحکم مین فص شیثی مین فرماتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کی مثال یون فرمائی کہ گویا ایک محل ہی اینٹ کا کہ تمام تیار ہوچکا ہی مگر ایک اینٹ کی جاے خالی ہی اور مینے اس اینٹ کی جاے ہوکر اوس مکان کو پورا کیا انتہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا کہ فرمایا ویسی ایک اینٹ کی جاے خالی دیکھی ہی اور خاتم اولیا کو ایسی خواب دیکھنا ضرور ہی لیکن وہ اُس دیوار مین جاے دو اینٹ کی خالی دیکھیگا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جاے خالی ہی اور آپ بجاے اون دو اینٹ کے منطبق ہوکر دیوار مذکور کو پورا کردیگا اور خاتم اولیا اپنے تئین دو اینٹ دیکھنا اور حضرت رسالت ایک اینٹ دیکھنا اسکی وجہ یہ ہی کہ حضرت رسالت مآب چونکہ مستقل محض ہین اور ایکی جہت رکھتے ہین کہ فیض و علوم فقط خداے تعالی سے حاصل کرتے ہین اور بس اسواسطے اپنے تئین ایک اینٹ ملاحظہ فرمایا بخلاف خاتم اولیا کے کہ بالکل مستقل نہین ہی بلکہ تابع ہی شریعت خاتم المرسلین کا اور احکام الٰہی ظاہر مین بواسطے حضرت کے اوسکو پہونچتے ہین اور یہ متابعت اور احکام متبوعہ ظاہرہ بشکل چاندی کی اینٹ کے نظر پڑینگے اور یہ بسبب قرب مقام ولایت کے انھین احکام کو اللہ تعالی سے بھی معلوم اور حاصل کرتا ہی یہ تعریف والہام الٰہی بصورت سونے کی اینٹ کے نظر پڑینگے انتہی اب ثابت ہوا کہ شیخ اکبر کی غرض یہ ہی کہ احکام ایک ہین مگر اوسکے اخذ و تحصیل کے دو طریق ہین ایک یہ کہ بواسطے سلسلۂ راویون اور استادون ظاہری کے حضرت رسالت سے خاتم اولیا کو پونچے دوسرا یہ کہ وہی احکام حضرت حق سے بطور الہام کے خاتم اولیا کو پونچے کہ جس سے تصدیق اور ایمان کو کمال حاصل ہوا اور فتوحات کے شروع مین لکھا ہی کہ ابو یزید بسطامی فرماتے ہین کہ تمنے اپنا علم میت عن میت سے حاصل کیا اور ہمنے علم حی لایموت سے حاصل کیا اور پہلے طریق کو چاندی سے تشبیہ دی اور دوسرے کو سونے سے شیخ محب اللہ الہ آبادی فرماتے ہین کہ شرع ظاہر مانند آفتاب کے روشن ہی اور سب پر ظاہر ہی اسواسطے چاندی سے مشابہ کہا اور احکام کو معدن سے حاصل کرنا ہر ایک کو دستیاب نہین ہوتا ہی یعنی سواے انبیا اور ملائک اور کمل اولیا کے اسواسطے اوسکو سونے سے تشبیہ دی انتہی چنانچہ محدثین بھی اگر ایک حدیث کسی طریق سے روایت کی جاوے اور ایک سند اسکی ائمہ اہل بیت سے ہو اسکو سلسلۃ الذہب نام رکھتے ہین اور دوسری سند کو حالانکہ وہ بھی اوسی حدیث کی سند ہی اور دونون رسول خدا تک پہونچتی ہین اس نام کر ملقب نہین کرتے

ایسی اگر شیخ اکبر نے احکام الٰہی جو بواسطہ حضرت رسالت اور اولیاء حدیث کے پونہچے تو اون احکام کو بایں حیثیت یا اوس طریق اخذ کو چاندی سے تشبیہ دی اور جو بلا واسطہ حق تعالی سے پونہچے تو سونے سے تشبیہ دی کیا برا کیا چنانچہ جس بات کو حضرت رسالت اپنی طرف نسبت کرتے ہین اوسے حدیث نبوی کہتے ہین اور جسے حق سبحانہ کی طرف نسبت کرتے ہین اوسے حدیث قدسی کہتے ہین یہ تطویل اسواسطے کی گئی کہ بعضے جاہل ایسا سمجھتے ہین کہ شیخ اکبر نے اپنے تئین سونے کی اینٹ اور حضرت رسالت پناہ کو چاندی کی اینٹ کہا ہی معاذ اللہ یہ ہرگز مراد نہین ہی بلکہ دو طریق علم کو چاندی اور سونے سے تشبیہ دی ہی علاوہ یہ کہ وجہ شبہہ بھی ظاہر ہی جیسا کہ ما قبل مین شیخ محب اللہ کے کلام سے معلوم ہو چکا القصہ شیخ اکبر نے فصوص مین یہ خواب خاصہ خاتم اولیا کا لکھا اور پھر فتوحات مین فرمایا کہ مینے یہ خواب دیکھا اور مجھکو اوسمین کچھہ شک نہین تھا کہ مین خواب کا دیکھنے والا ہون اور مین دونون اینٹ کی جاے پر منطبع ہو گیا اور مجھسے وہ دیوار پوری ہو گئی پس مینے تعبیر کی کہ خاتم اولیا مین ہون بعد مینے اوس زمانے کے مشائخ کے سامنے یہ خواب بیان کیا مگر دیکھنے والے کا نام نہ لیا سب نے وہی تعبیر کی جو کہ مینے کی تھی علامہ قیصری فرماتے ہین کہ اس مقدمے مین جو کلام شیخ کا مینے دیکھا تو اوس سے یہی ظاہر ہوا کہ شیخ خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ ہین نہ خاتم ولایت مطلقہ کہ وہ عیسی ع ہین اسیواسطے اول فتوحات مین اب تک اپنے مشاہدے کے احوال مین فرماتے ہین کہ مجھکو رسول خدا نے پیچھے ختم کے دیکھا بسبب ایک مشارکت حکمی کے کہ مجھہ مین اور اونمین ہی پس حضرت سید نے اون سے فرمایا کہ یہ تمہارا عدیل اور بیٹا اور خلیل ہی اور تیرہوین فصل جوابات امام محمد بن علی ترمذی مین فرماتے ہین کہ ختم دو طرح کے ہین ایک وہ ختم ہی کہ اوس سے اللہ تعالی ولایت مطلقہ ختم کر دیگا اور ایک وہ ختم ہی کہ جس سے حق سبحانہ فقط ولایت محمدیہ کو ختم فرماویگا لیکن خاتم ولایت مطلقہ عیسی ع ہین کہ وہ ولی ہین بہ نبوت مطلقہ اس امت کے عصر مین اور نبوت اور رسالت تشریعی اون پر بند کر دی گئی ہی پس اوترینگے آخر زمانے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہو کر اور خاتم ہو کر کہ بعد انکے کوئی ولی بہ نبوت مطلقہ نہو گا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبوت ہین کہ بعد انکے نبوت تشریعی نہین ہی اگرچہ بعد حضرت کے عیسی ع کہ رسول ذو العزم ہین اوترینگے لیکن بمقتضا اس زمانے کے مقام تشریعی نرکھتے ہونگے بلکہ ولی صاحب نبوت مطلقہ ہونگے کہ دوسرے اولیاے محمدی بھی اس وصف مین انکے ساتھہ شریک ہین پس عیسیٰ ہماری قسم مین ہین اور سردار ہمارے ہین پس اول اس امر مین بھی

ایک نبی ہوئے کہ آدم علیہ السلام ہین اور آخرمین بھی ایک نبی ہوئے کہ عیسیٰ ہین یہان مراد نبوت اختصاص
ہی پس حضرت عیسیٰ کو دو حشر ہونگے ایک حشر ہمارے ساتھہ اور ایک حشر رسولون کے ساتھہ اور لیکن ختم ولایت
محمدیہ سو یہ مقام ایک مرد کو قوم عرب سے حاصل ہی کہ اکرم ہی اونمین اصالت اور سخاوت مین اور وہ ہمارے زمانے
مین آج کے دن موجود ہی مینے اوسکو سنہ پانچ سو پچانوین مین پہچانا اور وہ علامت کہ اللہ تعالی نے اپنے
بندون کی آنکھون سے اوس مین پوشیدہ رکھی ہی مجھپر شہر فاس مین منکشف فرمائی کہ مینے خاتم الولایت اوسمین دیکھی اور
وہ خاتم نبوت مطلقہ ہی کہ نہین جانتے ہین اوسکو بہت آدمی اور اللہ تعالی نے اوسکو مبتلا کیا ہی کہ جو اسرار اوسکو
باطن سے متحقق ہوتے ہین لوگ اوسپر انکار کرتے ہین اور جیسا کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نبوت تشریع ختم کردی ایسے ہی ختم محمدی سے وہ ولایت ختم کردی کہ وراثۃً محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا کرتی تھی نہ وہ
ولایت کہ دوسرے انبیا سے حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ بعضے اولیا ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوتے ہین اور بعضے موسیٰ کے اور بعضے عیسیٰ کے
سو یہ اولیا بعد اس ختم محمدی کے بھی پائے جاوینگے لیکن ایسا ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہووے بعد اس
خاتم محمدی کے نہ پایا جاویگا یہ معنی ہین خاتم ولایت محمدیہ کے اور لیکن ختم ولایت عامہ کہ بعد اوسکے کوئی ولی
نہ پایا جاوے وہ عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مین ایک جماعت اولیا سے ملا ہون کہ وہ عیسیٰ اور دوسرے رسولون
کے قلب پر تھی اور مینے عبد اللہ اور اسمعیل بیٹون سودکین کو اس ختم سے ملایا اور انھون نے ان دونون کے
واسطے دعا کی اور یہ دونون مستفید ہووے وللہ الحمد انتہی اور معلوم ہو کہ اس عبارت مین جو چند جا لفظ نبوت
مطلقہ کا آیا وہ اصطلاح ہی حضرت شیخ کی کہ ایک قسم کی ولایت کو نبوت مطلقہ فرماتے ہین اور اوس قسم کے
اولیا کو انبیاء الاولیا بولتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی قبل چند ورق کے گذرچکی اور نبوت اختصاص اور نبوت
تشریع سے مراد نبوت عرفی شرعی ہی کہ جسکو سب جانتے ہین اور پندرھوین فصل مین فرماتے ہین کہ جیسا
کہ دنیا کے واسطے ابتدا اور اختتام ہی ایسے ہی اللہ تعالی نے جو چیزین کہ دنیا مین ہین سب کے واسطے ابتدا اور ختم
مقرر فرمایا ہی پس منجملہ اونکے شریعتون کا نازل کرنا ہی اوسکو شرع محمدی پر ختم فرمایا کہ حضرت خاتم النبیین ہوئے
اور منجملہ اونکے ولایت عامہ ہی کہ اوسکو حضرت آدم سے ابتدا ہی اور حضرت عیسیٰ پر ختم ہی کہ بادی اور خاتم مشابہ ہین
اِنَّ مَثَلَ عِیسیٰ عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَم اور چونکہ احکام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے انبیاء و رسولون
کے احکام سے مخالف تھے مستحق اس بات کے ہوسکے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اوسکا
نام حضرت کے نام کے موافق ہو اور اخلاق محمدی کا جامع ہو اور یہ خاتم مہدی معروف کہ جنکا انتظار ہی

نہین ہین اسواسطے کہ مہدی حضرت کے سلالہ اور عترت سے ہین اور خاتم حضرت کے سلالۂ عنصریہ سے نہین ہو بلکہ سلالۂ اعراق اور اخلاق حضرت سے ہو انتہی مختصراً علامۂ قیصری شرح فصوص مین اس مقامات کو نقل کرکے فرماتے ہین کہ شیخ اکبر یہ سب اشارہ اپنے نفس کیطرف فرماتے ہین رضی اللہ عنہ غرض کہ معلوم ہوا کہ شیخ اکبر کے نزدیک مہدی خاتم اولیا نہین ہین اور سید محمد مہدی متنازع فیہ جونپوری کہتے ہین کہ شیخ اکبر کو مجھ پر لوح محفوظ دیکھکر لکھے ہین اس ثابت ہوا کہ شیخ محمد جونپوری کے نزدیک مہدیکا خاتم اولیا ہونا لوح محفوظ مین لکھا ہو اب بالکے اونکے ناحق اپنی اوقات ضائع کرکے صفات خاتم اولیا کے اپنے پیر جماتے ہین الحمد للہ کہ رد مذہب فرقہ مہدویہ کا تمام و کمال کو پہونچا اور ابتداے کتاب سے یہان تک صدہا مخالفات نصوص قطعیہ اور نقائص و عیوب شرعیہ انکے مہدی کی ذات و صفات مین ثابت و لازم ہوئے کہ جب تک اون مین سے ایک چیز بھی بلاجواب رہے گی ثبوت مہدویت کا محال ہوگا وللہ الحجۃ البالغۃ

خاتمہ بحث خاتم ولایت محمدیہ کا کہ وہی خاتمہ اس کتاب ہدیۂ مہدویہ کا ہے

جو کہ کلام سابق مین شیخ اکبر سے منقول ہوا کہ معنی ختم ولایت محمدیہ کے یہ ہین کہ ایسا ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہووے بعد خاتم اولیاے محمدیین کے بنایا جاوے گا مراد اوس سے یہ ہی جیسا کہ دوسرے مقامات فتوحات سے ظاہر ہوتا ہی کہ ولی محمدی بعد خاتم ولایت محمدیہ کے بالاستقلال بنایا جاوے گا بلکہ اگر ہوگا تو یہ مقام بواسطۂ خاتم اولیا کے حاصل کریگا اور اونکا تابع اور مستفید رہے گا گویا کہ یہ مقام اب بنے واسطے خاتم اولیا کے حاصل کرنا ختم ہوگیا ہی جیسا کہ مقام نبوت حضرت خاتم انبیا پر ختم ہوگیا اب عیسی اور الیاس حضرت کے تابع رہینگے اور حضرت کے واسطے سے احکام الٰہیہ حاصل کرینگے چنانچہ شیخ اکبر چوبیسوین[۲۴] باب کے آخر مین فرماتے ہین کہ واسطے ولایت محمدی کے کہ مختص بشرع محمدی ہی ایک ختم خاص ہی کہ رتبے مین حضرت عیسی سے کم ہی اسواسطے کہ حضرت عیسی رسول ہین اور یہ خاتم ہمارے زمانے مین پیدا ہوچکے ہین اور ہمنے اونکو دیکھا بھی ہی اور علامت ختمیت کی بھی اون مین دیکھی ہی اب کوئی ولی بعد اونکے نہین ہی اور اگر ہوگا تو انھین کی طرف رجوع رہے گا جیسا کہ بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نبی نہین ہی اور اگر ہوگا تو انھین کی طرف رجوع رہے گا جیسا کہ عیسی علیہ السلام پس نسبت جس ولی کی کہ بعد اس خاتم کے ہوگا مانند نسبت اوس نبی کے ہی کہ بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگا مقدمۂ نبوت مین مانند الیاس اور عیسی اور خضر علیہم السلام کے اس امت مین

ف اس کتاب مین جو عیوب و نقائص کہ انکے مہدی کی ذات و صفات مین ثابت کیے گئے ہین جب تک کوئی ان مین سے ایک بات بھی بلاجواب کافی رہیگی ثبوت مہدویت کا محال ہوگا

[illegible]

انتہی اور باب تہترویں مین فرماتے ہین کہ خاتم ہر زمانے مین نہین ہوتا ہی بلکہ وہ عالم مین ایک ہی ہے کہ اوسپر اللہ تعالی
ولایت محمدیہ ختم کرے گا پس اولیاے محمدیین مین کوئی اوس سے بڑا نہین ہی پھر ایک خاتم اور ہی کہ ولایت
عامہ کہ آدم سے آخر ولی تک جسکا سلسلہ ہی اوسپر ختم فرماوے گا وہ عیسی علیہ السلام ہین انتہی اور باب تین
بیاسی مین فرماتے ہین کہ خاتم ولایت محمدیہ وہ ختم خاص ہی ولایت امت محمدیہ ظاہرہ کا اور اوسکی خاتمیت کے
حکم مین عیسی اور الیاس اور خضر اور جو ولی کہ ظاہر امت ہی سب داخل ہین پس عیسی علیہ السلام اگرچہ خود خاتم ہین لیکن
مختوم ہین تحت ختم اس خاتم محمدی کے اور حدیث اس خاتم محمدی کی مجکو شہر فاس مین کہ بلاد مغرب سے ہی
سنہ پانچ سو چورانوے مین معلوم ہوئی اور اللہ تعالی نے مجکو اوسکی علامت اور منزلت بتلائی اور مین اسکا نام
نہین بیان کرتا ہون انتہی امت ظاہرہ شاید کہ اسواسطے کہا کہ امت باطنہ مین تمام انبیا علیہم السلام داخل ہین
اور ولایت امت [illegible] ولایت محمدیہ ہی اور معلوم ہوا کہ حضرت الیاس اور خضر اور عیسی کو بھی ولایت محمدیہ ہی
کہ اس خاتم محمدیہ کے مختوم ہوتے اور اوپر مذکور ہوا کہ مینے سنہ پچانوے مین اس خاتم سے ملاقات کی ہی معلوم ہوا
کہ چورانوے مین علامات اور احوال خاتم اولیا کے بتلائے گئے اور پچانوے مین مشاہدہ ہوا اور باب تین سو
ساٹھ مین فرماتے ہین **الاشعار** الا ان ختم الاولیاء رسول ❊ ولیس له فی
العالمین عدیل ❊ هو الروح وابن الروح والام مریم ❊ وهذا مقام ما الیه سبیل ❊
فینزل فینا مقسطا حاکما بنا ❊ وما کان من حکم له فیزول ❊ فیقتل خنزیرا ویدمغ
باطلا ❊ ولیس له الا الاله دلیل **الابیات** جان تو کہ منجملہ کرامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یہ ہی کہ اللہ تعالی نے رسولون کو اون کی امت مین کیا پھر ایسے رسول کو امت مین گردانا کہ بشریت سے
متجاوز ہو کر آدھا بشر ہی اور آدھا فرشتہ ہی اسواسطے کہ جبرئیل نے اوسے مریم کو بخشا ہی اور اللہ تعالی نے اوسکو
اپنی طرف اوٹھا لیا پھر اوسکو ولی اور خاتم الاولیا کرکے آخر زمانے مین نازل فرماوے گا کہ شرع محمدی کے موافق
امت محمدی مین حکمرانی کرے گا اور نہ ختم کریگا مگر ولایت انبیا ورسل کو اور نہ ختم اولیا محمدی ختم کریگا ولایت اولیا
کو تا کہ فرق مراتب ہے درمیان ولایت ولی اور ولایت رسل کے پس جب کہ عیسی علیہ السلام ولی اور حاکم شرع محمد
کے ہو کر اوترینگے اس حیثیت سے خاتم الاولیا اونکے بھی خاتم ہونگے اگرچہ اونکے زمانے مین مقدم ہین جیسا کہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اگرچہ عیسی علیہ السلام بعد اونکے اوترینگے اور رتبہ انکا ہمنے اپنی کتاب
عنقاے مغرب مین ذکر کیا ہی کہ اوس مین انکا بھی ذکر ہی اور مہدی کا بھی انتہی مراد اس فقرے سے کہ نہ ختم کریگا

مگر ولایت انبیا ورسل کو یہ ہی کہ ولایت انبیا ورسل خواہ انبیا ورسل کی ذاتون مین ہو خواہ اون اولیا مین کہ اونکے اقدام پر ہین سب کو حضرت عیسی ختم کرینگے اور مراد اس فقرے سے کہ ختم اولیا محمدی ختم کریگا ولایت اولیا کو یہ ہی کہ ولایت اون اولیا کو کہ قدم محمدی پر ہین اور ولایت محمدیہ کے وارث ہین ختم کریگا اور عیسی بھی جب کہ اس امت مین داخل ہونگے اسی قسم کی ولایت رکھتے ہونگے کہ یہ خاتم محمدی اونکے خاتم ہونگے اور فرق مراتب ولایت ولی اور ولایت رسل مین یہ ہوا کہ حضرت عیسی چونکہ رسول ہین خاتم ہوئے ولایت ورثۂ انبیا ورسل کو اور ولایت ذات انبیا ورسل کو بھی جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی نبوت کے خاتم ہوئے تھے اور خاتم اولیاے محمدی چونکہ ولی محض ہین فقط ولایت اولیاے وارثین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم ہوئے نہ ولایت ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ باعتبار اوس ولایت کے ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم عیسی علیہ السلام ہین اسواسطے کہ وہ ولایت جمیع انبیا ورسل کے خاتم ہین اور حضرت بھی اون مین داخل ہین اور جواب اس شبہے کا کہ جب کہ عیسیٰ ورثۂ انبیا ورسل کے بھی خاتم ہین چاہیے تھا کہ وارثان ولایت محمدیہ کے بھی یہی خاتم ہوتے ماقبل مین شیخ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سے احکام و خصائص مین دوسرے رسولون سے ممتاز ہین اسواسطے مناسب ہوا کہ انکے وارثین کی ولایت کا بھی خاتم علیحدہ اور متمیز ہووے یہ سب تاویلات اسواسطے کی گئین کہ حضرت شیخ کا کلام سابق اور لاحق کہ کئی مواضع سے اس کتاب مین نقل کیا گیا ہی نسق ونظم واحد پر ہے واللہ اعلم بمراد اولیائہ الکرام

الحمد للہ منزل الکتاب ومجری السحاب وھازم الاحزاب کہ یہ کتاب اوسکی تایید وفضل سے شہر رجب سنہ بارہ سو پچاسی ہجری مین کمال کو پونہچی اور امید قوی ہی کہ جیسا کہ اوسنے اسکی تالیف کی توفیق اور تکمیل مین تایید فرمائی ہی بموجب اپنی رحمت بے پایان اور فضل فراوان کے قبول فرماکر نافع اور مفید خلائق کرے اور اس بندۂ ناچار وامیدوار کو مع اہل واحباب کے اسی حیلے اور ذریعے سے اس عالم مین ہدایت اور عافیت اور اوس عالم مین رحمت ومغفرت سے سرفراز فرماوے آمین یارب العالمین ربنا اکتب لنا السلامة والعافیة واھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم وتقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ وسلم علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

تمت

خاتمة الطبع الحمد للہ کہ رسالۂ ہدیۂ مہدویہ اواخر جمادی الآخرہ ۱۲۸۶ ہجری مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر طیار ہوا

National Library, Calcutta-27